رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر

الحکم

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ

بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

شرح قیمت چندہ پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۳
خواس سے عہ
ہندوستان سے باہر سے
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۱۴

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے

چیف ایڈیٹر یعقوب علی تراب احمدی

ایڈیٹرز محمد مبارک اسماعیل بی۔ اے
محمود احمد تراب
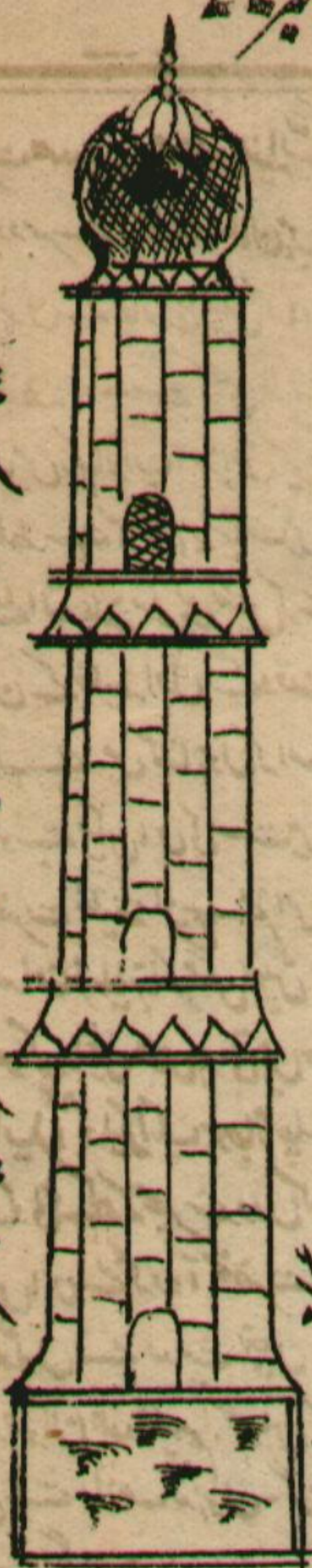
چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۱۸	مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۴ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری نبوی	نمبر ۵

کلمات طیبات یعنی امیر المومنین فضل عمر محمودؓ کے ملفوظات

اس عنوان کے تحت میں کوشش کی جائیگی کہ حضرت سید المومنین فضل عمرؓ کے ملفوظات اور آپ کی ڈائری اسی طریق پر شایع ہوتی رہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں شایع ہوا کرتی تھی۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو یہ پاک باتیں کچھ نفع دے سکیں (ایڈیٹر)

۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کو کسی طالبعلم نے ایک رقعہ حضرت امیر المومنین کو دیا کہ کوئی استاد لڑکوں کو بیعت کرنے کی تحریک کرتا ہے بلکہ پکڑ کر لاتا ہے کہ بیعت کرلو۔ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ٹھیر والنے کا شوق ہے یہ اعتراض جس رنگ میں کیا گیا سراسر غلط اور بیہودہ ہے۔ تاہم حضرت امیر المومنین نے ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۴ء کے درس کے بعد اس کا جواب پبلک میں دیا۔ اس میں اس نے یہ بھی سوال کیا تھا کہ مسئلہ کفر و اسلام میں میں آپ سے متفق نہیں ہوں کیا میں بیعت کر سکتا ہوں؟ خلافت کے دشمن اس مسئلہ کو آڑ بناتے ہیں۔ در اصل ان کی غرض خلافت کا قائم کرنا ہے ہی نہیں؟ اور اب جبکہ چاروں طرف سے خلافت کی تائید ہو رہی ہے تو دبی زبان سے کہتے ہیں بہرحال حضرت نے اپنے جواب میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے (ایڈیٹر)

فرمایا۔ کل کسی شخص نے ایک خط دیا تھا کہ بعض استاد لڑکوں کو پکڑ کر لے آتے ہیں کہ بیعت کرو۔ معلوم ہوتا ہے رجسٹر بھر والنے کا شوق ہے میں کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ ہے ہر شخص کو ہی آزادی حاصل ہے کوئی کسی پر جبر نہیں کر سکتا جسکو جبر کیا گیا ہے وہ اس استاد کے خلاف تھانہ میں رپورٹ کرے۔

لیکن اگر اس شخص کو اس بات سے تکلیف ہوتی ہے کہ کیوں کسی کو کہا جاتا ہے کہ حق مان لو اور یا کوئی تبلیغ کرتا ہے تو اس کو بھی کوئی نہیں روک سکتا۔ مبلغین کو بھی یہی حقوق اشاعت اور تبلیغ کے حاصل ہیں اور مبلغ کا کام ہے کہ وہ اپنے فرض کو ادا کرنے میں پیچھے پڑ جاوے اور اگر اس کا نام جبر ہے تو پھر اسلام کی تبلیغ بھی رک جاویگی کیونکہ ایک مبلغ اسلام تو بار بار اور باصرار اسلام پیش کرے گا۔ اس کا نام جبر نہیں رکھا جا سکتا۔ لا اکراہ فی الدین۔

کیا بیعت توڑنے والے اپنا کام نہیں کرتے وہ تڑوانے میں لگے رہیں گے۔ اس میں ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر یہ حق نہیں تو اسے تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں اور کڑھنے کی حاجت نہیں؟

وہی معترض اعتراض کرنے کے بعد کہتا ہے کہ میرے لئے دعا کر دینا کہتا ہوں دعا کا بھی خوب مرقع تلاش کیا ہے؟ دعا و کیلئے تعلق کیضرورت ہے تاہم میں تو سب ہی کیلئے دعا کرتا ہوں اور کروں گا۔ پھر کہتا ہے میرا اعتقاد اور ہے اور آپ کا اور کیا بیعت ہو سکتی ہے؟ یاد رکھو کہ دنیا کے تمام اعتقاد یکساں نہیں ہو سکتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں آسکتا نہ قرب الٰہی میں نہ آپ کی شان و عظمت میں نہ آپ کی دعاؤں میں اور کوششوں میں کوئی مقابلہ کر سکتا ہے نہ آپ کی کامیابیاں اور برکات ہیں؟

میرا مذہب میرے استاد کے مذہب کے موافق یہی ہے! کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم نبوۃ ہی نہ تھے بلکہ خاتم کمالات انسانیہ بھی تھے باوجود ان کمالات کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جبکہ سب کو اکٹھا نہیں کیا تو اور کسی کی ہستی ہی کیا ہے۔ آپؐ نے جو وحدت جماعت میں پیدا کی وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ صحابہ رضؓ بعض مسایل میں ایک دوسرے سے اختلاف بھی کرتے تھے مگر ان کا وہ اختلاف بھی پاک اور رحمت ہوتا تھا وہ باوجود اس اختلاف کے بھی نظام وحدت کو قایم رکھتے تھے کیا تم نہیں جانتے کہ آپؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اختلاف ہوا۔ پھر وہ کیوں ہوا؟ معلوم ہوتا ہے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوں گے پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور موجودگی میں ہوا تو اور کون ہے؟ جو دعوی کر سکے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہی مسئلے تھے۔ اس وقت بھی جواب اختلاف کرنے میں یہی مذہب رکھتے ہوں گے۔ پھر انہوں نے بیعت کی تھی یا نہیں؟ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے عہد میں یہ اختلافات ظاہر بھی ہوئے ایک نے کہا غیر احمدی حضرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ دوسرے نے کہا مسلمان ہیں پھر دونوں بیعت ہی رہے۔ جب انہوں نے خارج نہیں کیا۔ دونوں عقیدوں والوں کو یہی علم تھا خلیفۃ المسیح کو بھی علم تھا آخر ایک ہی غلطی پر ہوگا اور دونوں کو بیعت میں رکھا تو اب اعتراض کیوں ہے؟

یہ غلط ہے کہ تمام جزئیات میں ہی ایک ہی ہو جاویں۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی نہیں کر سکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلیفہ اول کے وقت میں بھی نہیں ہوا۔ تو اب کیوں مطالبہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی ایک نہیں کر سکتا۔ وہ قادر تو ہے لیکن اس کی سنت میں یہ داخل نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس سالانہ جلسہ پر جو تقریر کی تھی اس میں صاف فرمایا تھا کہ ممکن نہیں اختلاف مٹ سکے۔ پھر اسے یاد رکھو کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں اتحاد ہوتا ہے اصولی عقائد کو لیکر ایک ہو جانا چاہیئے۔

اگر کوئی کہے کہ پھر ہندوؤں کیساتھ بھی مل سکتے ہیں میں کہتا ہوں کہ نہیں اس لئے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے جن لوگوں نے حدیث نہیں پڑھی اور حضرت ابوبکر عمر عثمان علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ نہیں پڑھی وہ شاید اس سے واقف نہ ہوں۔ مگر جو جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ بعض جگہ ان میں اور دوسرے صحابہ رضؓ میں اختلاف ہوا ہے پھر سوال ہوتا ہے کہ اتحاد کیونکر ہو؟ اس کا جواب آسان ہے خلفاء جب تک اجازت دیتے رہے بحثیں ہوتی رہیں جیسے یہاں بھی ہوا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے منکروں کو اس انکار کی وجہ سے کافر کہنے والوں کو بھی اجازت دی۔ اور دوسروں کو بھی لیکن ایک وقت میں آکر دونوں کو عملی رنگ میں روک دیا پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ تو پھر نفاق ہوا۔ میں کہتا ہوں نہیں وہ یہ کہتا ہے کہ خلیفہ نے مجھے اس قسم کی بحثوں میں حصہ لینے سے روک دیا ہے کہ میں ظاہر کروں۔

قرآن مجید میں سارق کی سزا ہاتھ کاٹنے کی ہے۔ اب اگر گورنمنٹ اسے روکتی ہے اور کوئی شخص صدود گورنمنٹ کی وجہ سے ایسا نہیں کرتا تو کیا یہ نفاق ہوگا؟ ہرگز نہیں باہم اختلاف ہوتا ہے اور سردار روک دیتا ہے۔

غرض بعض جزوی امور میں اختلاف کچھ چیز نہیں ہے۔ اختلاف ہوتا ہے۔ سردار جب روک دیتا ہے تو ہر ایک کو رکنا پڑتا ہے۔ مجھے معترض نے کہا ہے کہ میرے رقعہ کا جواب بند ملے۔ مگر جب شکوک ہیں تو میں جواب کیونکر دے سکتا ہوں اسلئے کھول کر جواب دیتا ہوں۔ تاکہ سب سن لیں اور یاد رکھیں۔ جن لڑکوں کو استاد نے مارا ہے وہ نام لکھ کر دیں۔ ایک اور بات یہی ہے اسے خوب یاد رکھو۔ اس وقت موجودہ صورت میں وہ کام جو ۲۵ سال میں مسیح موعود نے اور اس کے بعد ۶ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا تھا خطرہ کی حالت میں ہے ایک جماعت ہے جو اس کے ٹکڑے کر دینے میں فرق نہیں کرتی۔ ان کو مدنظر ہے کہ مقابل والوں کو شکست دیدیں۔ وہ زور لگا رہے ہیں اپنے علم اور طاقت کو اس مقصد کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک طاقت ہیں اور ہم کچھ کر سکتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہم تو بالکل ناتواں ہیں۔ ہاں ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے وہ بڑی طاقتوں اور قدرتوں والا ہے وہ اپنے سلسلہ کو ہر ایک شر اور ضرر سے بچا سکتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ بچا لے گا۔

میں اس دل کو متقی نہیں سمجھتا جس میں اسکے لئے درد نہ ہو۔ میں بھی نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور کہو مولیٰ کریم یہ نظارہ تو ہمارے وہم میں بھی نہ تھا۔ کہ وہ جماعت جس کو تو نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور بتیس سال سے اسکی حفاظت کرتا چلا آیا ہے اب اس پر یہ ابتلا ہے وہ غیروں نہیں اپنوں کے ہاتھ سے خطرہ میں ہے۔ مجھے تو اس تصور سے اور وہم سے بھی جنون ہونے لگتا ہے۔ کہ وہ جماعت جو بڑی کوشش۔ عقد ہمت۔ سوز و گداز سے طیار کی گئی تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے مگر خدا تعالیٰ سے ڈھارس آتی ہے اور اس سے تسلی ملتی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔ پس تم راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھو جو روزے رکھ سکتے ہیں وہ روزے رکھیں صدقات اور خیرات کرو۔ اور دن کی عبادتوں میں بھی زیادتی کرو۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ نماز کیلئے آنکھ نہیں کھلی مجھے اس پر رونا آیا کہ اس کو نیند کسطرح آتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ روزے اور عبادت زیادہ کرنے صدقات و خیرات سے مصائب ٹل جایا کرتے ہیں پس تم تہجد اور نوافل میں سستی نہ کرو اور ملکر دعائیں کرو کہ مولیٰ کریم

احمدی جماعت کو ایک نقطہ پر متحد کر دے

مجھے تسلی اور یقین ہے اور ذرا بھی وہم نہیں خدا تعالیٰ مظفر و منصور کرے گا اور ضرور کریگا۔ مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کیلئے اپنے آپ کو اہل ثابت کرو۔ بدر کی جنگ میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعاؤں میں لگے ہوئے تھے کہ کیا آپ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ وعدے ہیں مگر میں اللہ تعالیٰ کے غنا سے ڈرتا ہوں۔ پس یاد رکھو کہ اس کے بڑے بڑے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہیں وہ وہ اس سلسلہ کو غالب کریگا۔ حفاظت کریگا۔ ضرور کریگا مگر اللہ تعالیٰ کے غنا سے میں بھی ڈرتا ہوں۔ اسلئے ہمیں اپنے اعمال سے بتا دینا چاہیئے۔ کہ ہم ان وعدوں کے مستحق ہیں۔

دیکھو ایک دن کا بھی برا ہوتا ہے۔ دن تو پھر دن ہے آدھ گھنٹہ کا بھی برا ہوتا ہے۔ جان نکلنے لگتی ہے۔ اب تو اس مصیبت پر پانچ دن گذر گئے ہیں۔ یہ چھوٹا سا غم نہیں۔ کسی کا چھوٹا سا بچہ بیمار ہو تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ یہاں تو وہ بیمار ہیں جنہیں برسوں پرورش کیا اور وہ پھر ایک نہیں کتنے ہی ہیں۔

وہ سلسلہ جو شیطان کے حملوں کو پاش پاش کرتا تھا اور شیطان اس کے نام سے ڈرتا تھا خود ٹکڑے ٹکڑے ہوتا نظر آتا ہے ایسی حالت میں تمہیں کیونکر نیند آسکتی ہے چاہیئے کہ تم راتوں کو دن کردو۔ اور اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت کے وارث بن جاؤ۔

میں نے ایک اخبار میں پڑھا ہے وہ کہتا ہے کہ تین فرقے ہو گئے ہیں۔ ایک وہ جو مستقل نبی کہتا ہے۔ میرا تو یہ عقیدہ نہیں ایک وہ ہیں جو اس سلسلہ کو دوسرے صوفی سلسلوں کیطرح کہتے ہیں میرا یہ بھی عقیدہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسلم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود نبی کہا ہے۔ اور تیرہ سو سال گئے اندر کسی اور کو نہیں کہا گیا۔ پس جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا مصداق ہو کر آتا اور نبی کہلاتا ہے اسکا سلسلہ صوفیاء کے سلسلہ کیطرح کیسے ہو سکتا ہے۔ مسیح موعود کو کہا گیا اور خدا نے کہا وہ نبی تھے۔ مگر ہاں وہ ظلی نبی ہے جس اخبار نے یہ لکھا ہے وہ سلسلہ کا پرانا دشمن ہے مگر معلوم ہوا کہ دشمن کو موقعہ دیا گیا۔ پس بہت دعائیں کرو رات کو اٹھو اور نوافل کی کثرت کرو۔ روزے رکھو صدقات دو۔ اللہ تعالیٰ پھر اس فتنہ کو جلد رفع کر دیگا ابتلاء آنے ضروری ہیں پس ابتلاؤں سے گھبراؤ نہیں۔

الوصیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب ہے کہ بعض مرتد ہو جاویں مگر اس پر خوش ہونا شقاوت کی علامت ہے۔ یہ سمجھ کہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسی مصیبتوں پر ہمیں صبر کرنا تو ضروری ہے مگر خوش ہونا شقاوت ہے۔ کیا اگر کسی کے بیٹے کے مرجانے کی پیشگوئی ہو تو پھر وہ اسکی جان کندنی پر خوش ہوگا؟ ہرگز نہیں پس یہ دکھ کا موقعہ ہے ایک جان بھی ہو تو مجھے صدمہ ہوتا ہے اور یہاں تو کئی ہیں۔ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ خدا ظلم نہیں کرتا۔ ہماری ہی سستی تھی۔ خدا تعالیٰ سے وہ تعلق نہ رہا تھا۔ ہم جو زبانی دعوے کرتے تھے کہ دنیا کو فتح کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا تمہارا گھر ہی بیمار کر دکھا دیتے ہیں۔

میں خود دعاؤں میں لگا ہوا ہوں خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں کامیاب کرونگا پس جب تم نے بیعت کی اور مجھے کہا کہ

ہماری بیعت لو تو اب تمہارا فرض ہے کہ سب ملکر

دعائیں کرو۔ اتحاد ہو جاویگا مگر دعائیں کرو اور بہت کرو۔ کہ یہی راہ اس کے پانے کی ہے۔

ہارون اور موسیٰ علیہما السلام میں موازنہ

ایک رو...
صبح کو

درس قرآن مجید میں فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مامور فرمانا چاہا تو انہوں نے عذر کیا اور کہا کہ ہارون مجھ سے زیادہ فصیح اور لیکچرار ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جو اعلم حیث یجعل رسالتہ ہے حضرت موسیٰ کو مامور کیا پھر جب حضرت موسیٰ اپنی قوم سے الگ ہو کر حضرت ہارون کے سپرد قوم کو کر کے پہاڑ پر گئے تو پیچھے قوم شرک میں مبتلا ہو گئی یہ واقعہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے منتخب کرتا ہے اسکے اندر ایک خاص قوت اور طاقت رکھ دیتا ہے وہ فصیح البیان ہارون اپنی قوم کو شرک سے نہ بچا سکا لیکن جب موسیٰ علیہ السلام آتے ہیں تو وہ قوم کی اصلاح کرنے اور شریروں کو سزا دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اس میں سِر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے انتخاب اور لوگوں کے انتخاب میں فرق دکھا دے۔ پس جسکو خدا خلیفہ بناتا ہے کوئی نہیں جو اس کے کاموں میں روک ڈال سکے۔ اس کو ایک قوت اور اقبال دیا جاتا ہے۔ اور ایک غلبہ اور کامیابی اس کی فطرت میں رکھ دی جاتی ہے ہاں کبھی کبھی قوم کی بداعمالیاں اور کمزوریاں اسکی راہ میں روک ہو جاتی ہیں اسی لئے انبیاء علیہم السلام اپنی قوم کو استغفار کی تعلیم دیتے آئے ہیں۔ استغفار بدیوں کی قوت کو زائل کرتا ہے اور بدیوں کے بدنتائج سے محفوظ کر دیتا ہے تم چاہیئے ہو کہ سلسلہ کامیاب ہو تو اپنی اصلاح کرو

خلافت راشدہ کی تصدیق میں اہل کشوف کیا کہتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت و تائید میں اہل کشوف کے کشوف اور رؤیا کو بار ہا اخباروں اور رسالوں میں درج کیا۔ اور ایک زمانہ میں عام حکم دیا تھا کہ جس کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو وہ شایع کرے۔ چنانچہ ہمارے ملہم دوستوں نے ایسے اشتہارات شایع کئے۔ اب جبکہ خلافت فضل عمر رض پر ہی نہیں بلکہ خلافت راشدہ پر بعض لوگوں نے حملے کرنے شروع کئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت لوگوں کو اس طریق پر تسلی حاصل کرنے کی توفیق دی۔ اور بہت سے خطوط رؤیا اور کشوف پر مبنی آچکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو سلسلہ وار یہاں درج کردوں۔ کشوف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نزاع کنندگان کیساتھ طریق فیصلہ قرار دیا ہے۔ ان میں سے بہت کشوف اس قسم کے ملیں گے جو حضرت فضل عمر رض کی خلافت کے پہلے کے ہیں اس لئے ان پر یہ اعتراض بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کسی خیال کا عکس یا پرتو ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

کشوف اہل کشوف بر اسئے او باشند
ہم از نجوم سپہئے مقدسش صد باشد

ناظرین غور سے ان کشوف کو پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں (ایڈیٹر)

(۱) صوفی محمد علی صاحب ملہم لاہوری کے کشوف و رؤیاء

صوفی محمد علی صاحب لاہور کی جماعت کے ایک مخلص اور مرجانیل ممبر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سابقین اوّلین خدام میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق و تائید میں بھی انکے کشوف و الہامات شایع ہوتے تھے۔ (ایڈیٹر)

دعاء

اے میرے مولیٰ میرے قادر خدا — فضل سے اک جلوہ قدرت دکھا
منحرف ہوکر جو بچھڑے ہیں تمام — ان کو پھر اپنی جماعت میں ملا
قابل رحم ہیں غریب و ناتواں — فضل کر ان کو دکھا راہ ہدا
رحم کر سب پر کہ اب معذور ہیں — اپنی غلطی پر مصر ہیں برملا
صبغۃ اللہ سے وہ پھر رنگین ہوں — خدمت اسلام ہو انکی غذا
بخشدے درباری یہ سب مجرم ہوئے — عفو کر ان کو سزا سے لے بچا

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ التماس ہے کہ یہ خاکسار حضرت اقدس مسیح زمان کے پہلے خادمین سے ہے اور آپکی عنایات اور فیضان سے مستفید مستفیض ہوں اور آپکی قدوم کی برکت سے خدا تعالیٰ سے اکثر اوقات بطور انعام الہام ہوتے تھے اور اب بھی وہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ حضور کی ولادت پر بہت سے مبشر الہامات اور مکاشفات اور رؤیا صادقہ اس عاجز کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئے جو حضور کی علو شان کی بابت تھے۔ اور انہیں ایام میں بخدمت حضرت اقدس لکھکر روانہ کئے گئے تھے مگر اب یاد نہیں کہ ہے ان کا ازل کی بھی پیش از وقت اللہ تعالیٰ سے خبر ملی جو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کردیگئی۔ حقیقت میں ان سب کی بنیاد وطن کا ایک مضمون ہے جسمیں اس نے خواجہ کمال الدین کو کہا کہ اگر احمدیت کو چھوڑ کر اشاعت کرو تو ہم بھی آپکی مدد کرنے کو آمادہ ہیں خواجہ صاحب نے تو یہ بات قبول کرلی مگر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم احمدیت کو چھوڑ کر لکھو تو بتاؤ لکھو گے کیا؟ تب خواجہ صاحب خاموش ہو گئے وہی سلسلہ حضرت کی وفات کے بعد بھی پیش کیا گیا۔ اور ایک عظیم الشان شور پڑ گیا۔ ان ایام میں مولوی صدر الدین صاحب لاہور میں قرآن شریف کا درس کیا کرتے تھے ایک رات کو جب درس ختم ہو گیا تو خواجہ کمال الدین صاحب نے خلیفہ رجب الدین کو کہا کہ فلاں کمرہ اپنے گھر کا خالی کروا دو۔ کیونکہ وہاں مشورہ کرنا ہے میں گھر تو چلا آیا مگر میرے قلب پر اس بات کا بہت اثر تھا جب رات کو سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ ایک اونچی سقف کا مکان ہے جسکے چھت میں زنبوروں کا ایک چھتہ لگا ہوا ہے تب میں نے ایک ڈھیلہ اسکو مارا تو وہ فوراً گر گیا اور زنبور اوڑ گئے اور منتشر ہو گئے یہ خواب میں نے اکثر احباب کو جماعت میں بتا دی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اب بھی ویسا ہی ہوگا کہ وہی سلسلہ مخالفت کا یہاں تک پہونچتا ہے۔

دوسری یہ عرض ہے کہ جب مولوی صاحب رضوان اللہ گھوڑے سے گر گئے اور چوٹ شدید سے بیمار ہو گئے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبر کھدی ہے اور بہت سے آدمی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور مولوی صاحب مرحوم مغفور کا جنازہ ایک چارپائی پر رکھا ہے۔ قبر کو اندر میت رکھنے کیواسطے شرق کیطرف سے ایک راستہ ہے۔ میاں نبی بخش صاحب جو اس سلسلہ کے پرانے خادم ہیں اور میرے ساتھ دفتر میں بھی ملازم ہیں۔ وہ قبر کے اندر گئے اور وہاں قبر بھی لیٹ کر کہنے لگے قبر خوب وسیع ہے باہر آگئے تب سب لوگوں میں ایک شور اٹھا کہ خلیفہ کون ہونا چاہیئے ایک آدمی نے باواز بلند پکارا کہ **میاں محمود صاحب جو مستحق خلافت ہیں یہاں موجود ہیں ان کے ہاتھ پر بیعت ہونی چاہیئے۔ تب سب نے خوشی ظاہر کی** یہ خواب بھی میں نے حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کردیا اور جماعت میں بھی اکثر احباب کی خدمت میں بیان کردیا۔ چنانچہ میاں مولا بخش اور میاں نبی بخش صاحب بھی اس بات کے شاہد ہیں۔ ۲۱ تاریخ کی صبح کو مجھے الہام ہوا **الحق من ربک فلا تکونن من الممترین**۔ ۲۲ تاریخ کو صبح کے وقت الہام ہوا **من المقربین**۔ ۲۳ تاریخ کی شام کے بعد قریباً ۸ بجے مجھے کشفی طور پر دکھایا گیا کہ احمدیہ مسجد میں کچھ لوگ باہر اور کچھ اندر بیٹھے ہوئے ہیں باہر والے لوگوں سے کئی آدمی اٹھکر بھاگتے ہیں اور بیعت کردہ اشخاص سے بغلگیر ہوتے ہیں اور خوشی ظاہر کرتے ہیں۔

(راقم خاکسار حضور کا خادم محمد علی لاہوری مورخہ ۲۴/۳/۱۴)

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ خواب برادرم مکرم محمد علی صاحب صوفی سے میں نے قبل از وقت سنے تھے والسلام۔ نعلیم مولا بخش کلرک لاہور میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔ خاکسار نبی بخش ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء

(۲) حضرت مولوی محمد سعید صاحب حیدر آبادی کی رؤیا

مولوی محمد سعید صاحب حیدر آبادی جماعت کے امام اور برگزیدہ رکن ہیں آپکی قابلیت زہد و اتقا مسلم ہے وہ خود صاحب ارشاد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر موجود تھے اور خدمت سلسلہ انہوں نے مقامی بے نظیر خدمات کی ہیں پانچ سال پہلے ان کو رؤیا کے ذریعہ معلوم ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کر دیا حیدرآبادی جماعت کا بیعت نامہ آگیا ہے (ایڈیٹر)

یکایک حضرت اقدس جناب خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے وصال کی خبر پہونچگئی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ خبر کے پہونچنے سے پیشتر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کے دل میں ڈالدیا کہ ہم تیسرے دور میں ہیں جو عالیجناب صاحبزادہ صاحب کا ہے چنانچہ اس حالت کی تھوڑی ہی دیر بعد لاہور سے ایک تار بدیں مضمون پہونچا۔ کوئی امام متفق طور پر منتخب نہیں ہوا

قومی فیصلہ کا انتظار کرو

یہ سکرٹری صدر انجمن کیطرف سے تھا۔ مکان پر پہونچتے ہی بعد از نماز ظہر میں نے حضرت مولوی میر محمد سعید صاحب سے عرض کی کہ یہ عاجز انصار اللہ میں داخل ہے۔ اور چونکہ آپکو حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے اجازت بیعت ہے اسلئے اسوقت تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کا تقرر آپ فرمائے۔ میرا عہد بیعت منظور فرمادیں کہ اسکا سب سے پہلے ماننے والا ہوں چنانچہ چند اور احمدی بھائی دبیر فضل احمد صاحب۔ برادر سید بشارت احمد صاحب مومن حسین صاحب۔ محمد غوث صاحب جو اس وقت موجود تھے وہ تمام ساتھ شامل ہو گئے۔ اور سب نے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر عہد کیا۔ اور انہوں نے خود ہی یہی فیصلہ دیا کہ اب حضرت صاحبزادہ صاحب کا دور مبارک ہے اور ہم سب آپ کی خدمت میں بیعت کی درخواست کرتے ہیں اور ایک اپنی خواب بھی دوبارہ سنائی جسکو قریباً عرصہ ۵ سال کا گذرا ہے کہ آپنے دیکھا تھا اور مجھے خوب یاد ہے کہ انہی دنوں میں نے یہ خواب آپسے سنا تھا انہوں نے دیکھا کہ حضرت اقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انبیاء کی جماعت میں ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح صدیقین کی جماعت میں ہیں اور آپ کے بعد ایک نوجوان ایک بڑی جد و جہد کے ساتھ بلند کیا ہیوں پر اسقدر سرعت سے چڑھ رہے ہیں کہ نظر کام نہیں کرتی۔ اور وہ انبیاء کی صف میں ہیں۔ انکی محنت اور کوشش کے سبب انکی پیشانی مبارک پر بہت پسینہ بہ رہا ہے اور وہ پسینہ میں نے اپنی انگلیوں سے پونچھکر ایک شیشی میں جمع کرلیا ہے اور اس نوجوان سے مخاطب ہوکر کہتا ہوں کہ اس صدیق کے بعد اب ہمارا بھی کام ختم تھا مگر میں آپکے کام دیکھنے کیلئے رہ گیا ہوں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح رض کی خدمت میں سنائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا ہم نام بتادیں جو ہمنے لکھ رکھا ہے عرض کی کہ حضور ہم غیب پر ایمان رکھتے ہیں بتلانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں بروز منگل جنازہ پڑھا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کیطرف سے حضرت مولوی صاحب نے جماعت کے روبرو فرمایا کہ درخواست حضرت صاحبزادہ صاحب کیخدمت میں ارسال کیجاوے۔ چنانچہ بذریعہ رجسٹری درخواست بیعت حضرت کیخدمت میں ارسال کیگئی ہے لہذا عاجز از حد خوش ہے کہ یہ عاجز ان درخواست کنندوں میں کا ایک ہے

(عاجز محمد اسحاق علی احمدی پیروی سعید منزل لی لی بازار حیدر آباد دکن)

جناب مولوی محمد علی صاحب کا زہریلا ٹریکٹ اور قوم کا اظہار نفرت

جناب مولوی محمد علی صاحب نے جو زہریلا ٹریکٹ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کی **وصیت** کو سنا کر اور پڑھ کر مخفی طور پر لکھا۔ اور چھپوا کر اسے یوم وفات پر تقسیم کرنے کیلئے رکھ چھوڑا قوم میں **تفرقہ** کا موجب ہوا ہے۔ میرا ارادہ نہیں تھا کہ اس پر کچھ بھی لکھا جاتا لیکن **پیغام** جس کو ہمیشہ شوق رہتا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی تفرقہ کی بات پیدا کرے اس امر کا مرتکب ہوا ہے کہ اس نے وزیر آباد کے دو دوستوں کے خط اس کی تائید میں شایع کئے ہیں۔ جن میں سے ایک صدر انجمن کا ٹھیکہ دار ہے اس لئے اسکی رائے بہر حال غیر متعلق اور اپنے مفاد کی حفاظت پر مبنی ہے اور ان خطوط کے شایع کرنیسے اُسنے ظاہر کیا ہے کہ اسکی تائید ہوئی ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ میں اس کا انکار نہیں کرتا کہ ممکن ہے کہ چند آدمیوں نے جو اُن کے ہم خیال ہوں اسکی تائید بھی کی ہو۔ لیکن جماعت کے جزو اعظم نے اُسے **نفرت** کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اب ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ احمدی جماعتیں اس فتنہ پرداز رسالے کے متعلق نفرت کا باضابطہ اعلان کریں۔

اگر پیغام ان خطوط کو نہ چھاپتا تو میں قطعاً ضرورت نہ سمجھتا کہ ان خطوط کو جو اس رسالہ کی بیہودگی پر آئے ہیں شایع کروں مگر اس نے ابتدا کر کے خود اس باب کو کھول دیا ہے۔ اس لئے اس کو اب صدائے بازگشت کا افسوس نہیں کرنا چاہیئے سنتے جاؤ اور گنتے جاؤ کہ اس رسالہ پر عام آواز کیا ہے؟

(۱) مولوی سید صادق حسین صاحب مختار اٹاوہ کی رائے:۔

مولوی سید صادق حسین صاحب سلسلہ کے سرگرم اور مخلص اور سابقین بزرگوں میں سے ہیں صاحب تصنیف ہیں کئی اخبارات کے ایڈیٹر اور خاص نامہ نگار رہے ہیں مختار عدالت ہیں وہاں کی جماعت کے سکرٹری ہیں اور ذی علم بزرگ ہیں جن لوگوں نے ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب پر سید صاحب کے صادقانہ ریویو کو تشحیذ میں پڑھا ہے وہ ان کے معلومات کی داد دیئے بغیر نہیں سکتا۔ انہوں نے وہاں کی جماعت کی بیعت کا خط بھیجتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ غور سے پڑھنے کے قابل ہیں۔ سید صاحب ذرا بلو ... کی خدمت میں التماس ہے کہ جو جواب انہوں نے لکھا ہے پبلک کر دیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کا ایک اشتہار بعنوان **ایک نہایت ضروری اعلان** میرے پاس پہنچا۔ اس کو پڑھ کر مجھے سخت صدمہ ہوا۔ میں نے نماز پڑھی اور نماز میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس وقت جماعت احمدیہ کو ابتلا سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں صراط المستقیم پر چلنے اور قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمادے دعا کے بعد دلمیں خیال پیدا ہوا کہ میں اس اشتہار کی مخالفت کردوں چنانچہ میں نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا جواب لکھ رہا تھا۔ کہ پوسٹمین نے تار لا کر دیا۔ نہایت بےچینی کے ساتھ میں نے لفافہ کھول کر تار پڑھا۔ مولانا شیر علی صاحب نے امرتسر سے تار دیا تھا کہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب بالاتفاق خلیفہ منتخب ہوئے۔ اس تار کو پڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین صاحب مرحوم کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ مگر صبر کے سوا کیا چارہ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مگر حضور کے بالاتفاق خلیفہ منتخب ہو جانیسے دلکو تسلی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ میں نے دلمیں کہا کہ اب مولوی محمد علی صاحب کے اشتہار کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا جواب دیدیا۔ ممبران جماعت احمدیہ اٹاوہ کو تار کے مضمون سے اطلاع دیگئی۔ آج انجمن احمدیہ کا خاص جلسہ ہوا۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب کا اشتہار سب صاحبوں کو پڑھکر سمجھایا اور اس کے جوابات جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سمجھائے تھے وہ بھی انہیں سنائے اور تار کا مضمون بھی سنا دیا سب نے بالاتفاق مولوی محمد علی صاحب کے اشتہار سے سخت مخالفت کی اور ان کے خیالات متعلقہ خلافت پر اظہار ناپسندیدگی کیا اور ان خیالات کو سلسلہ کیلئے نہایت خطرناک و ضرر رساں سمجھا۔ اور بطیب خاطر سب نے مجھسے درخواست کی کہ ہماری بیعت کی درخواست حضرت میاں صاحب **خلیفہ دوم** کی خدمت میں بھیجدیجائے لہذا میں بکمال ادب درخواست کرتا ہوں کہ میری بیعت اور نیز میری زوجہ کی بیعت قبول فرمائی جاوے اور جن احمدی بھائیوں کے نام ذیل میں درج کرتا ہوں انکی بیعت بھی قبول فرمائی جاوے۔ × × × ×

(راقم سید صادق حسین مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

(۲) میں نے مولوی محمد علی وغیرہ کی تمام تحریریں پڑھی ہیں جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھٹک گئے ہیں اور ان کو شرم بھی نہیں آتی؟ کہ ایسی تحریر جو بالکل انسانیت سے گری ہوئی ہیں کیوں شایع کر رہے ہیں اور جس سے پبلک بالکل بیزار ہے اور ایسے لیسے جو کہ کہہ رہے ہیں جس سے سخت نفرت آتی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ پیغام ۱۷۔ یا ۱۸۔ مارچ میں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ قادیان میں اڑہائی ہزار آدمی تہا۔ اور پھر ۲۱ مارچ کے پیغام میں لکھتے ہیں کہ وہاں چند ایک آدمیوں نے بیعت کی اور جو دو ہزار کا مجمع بتاتے ہیں غلط ہے۔ حالانکہ وہ خود تسلیم کر چکے ہیں کہ اڑہائی ہزار آدمی موجود تہا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ خلیفہ اول کی مخالفت کرنیوالے بھی یہی پانچ آدمی تھے۔ حالانکہ اسوقت انہوں نے توبہ کی جو اخباروں میں شایع ہوئی۔ اب دوبارہ شور کرنے سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ توبہ یعنی معافی نامہ منافقانہ تھی ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جب یہ معاملہ ایک دفعہ خلیفہ اول نے بڑی صفائی سے حل کر دیا۔ اب جماعت میں تفرقہ ڈالنے کیلئے کیا گیا ہے؟۔

(راقم برکت علی احمدی کلرک نہر رخصتی متصل جیل گجرات پنجاب)

(۳) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل بندگان کیطرف سے عرض ہے کہ آپ کی خلافت پر ہم صدق دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں لہذا بڑے ادب و عجز و نیاز سے التماس ہے کہ بیعت میں قبول فرمایا جاوے۔ التماس مکرر انکہ اخبار پیغام صلح و الفضل کے متضاد مضامین کے شایع ہونیسے غیر احمدی احباب کی نظر میں ہم غریب لوگ انگشت نما ہو رہے ہیں اور تکذیب دلایل میں تفرقہ موجودہ منتشر کر رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ بنانا خداوند کریم کا کام ہے آپ خداوند کریم کے حضور دعا فرماویں کہ اس موجودہ تفرقے کو مٹا کر واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے ماتحت ایک ہی خلیفہ کے حضور سر تسلیم کرے اور مخالفین کو ہنسی کا موقعہ نہ دے۔ (راقم محمد اشرف مڈل سکول کنجاہ)

(۴) مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی ایک مخلص عالم اور واعظ ہیں۔ وہ لاہور کے جلسہ خاص میں شامل تھے۔ پیغام نے ان کا نام مشتہر کیا ہے۔ اس جلسہ کی کیفیت انہوں نے خود دیکھی۔ وہ لاہوری بزرگان خاص کی نظر میں بھی اہل الرائے ہیں وہاں سے نکلکر انہوں نے حضرت امام کے حضور بیعت کا خط لکھدیا (ایڈیٹر)

بعالی خدمت حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ وایدہ بنصرہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے ٹریکٹ تو سارے دیکھے۔ مگر کئی زبانی مولوی صاحب ٹریکٹ کی اصل حقیقت معلوم ہوئی کہ سرے سے ہی وہ اسلام میں خلافت کے لزوم کے منکر ہیں جو بالکل آیت استخلاف کے مخالف ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب میں عالی جناب کو خلیفہ برحق مان کر بیعت تحریری پیش کرتا ہوں کسی وقت بذات خود حاضر ہونگا۔ جواب اور دعا سے سرفراز فرمایا جاوے۔ (ابو عبداللہ غلام رسول وزیر آبادی)

(۵) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خادم کئی روز سے کار خانگی کی وجہ سے گیا ہوا تہا۔ کل بتاریخ ۱۰ چیت کو واپس سنور آیا تو آنے پر معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب رضی اللہ عنہ اس جہان سے رحلت فرما گئے۔ جماعت سنور کو یہ خبر سنکر سخت صدمہ پہنچا۔ حضور دعا فرماویں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمادے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ بھی ملے افسوس ان کے ٹریکٹوں نے از حد صدمہ پہونچایا۔ مگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی دعا کی برکت سے ان ٹریکٹوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حضور کے آگے سر خم کرتے ہیں۔ حضور بیعت قبول فرماویں۔ اور دعا بھی فرماویں × × × × × × × گو زمانہ حضور کو چھوڑ دے مگر ہم حضور کو نہ چھوڑیں گے اور خلیفہ ثانی مانیں گے اور بیعت کریں گے حضور بیعت قبول فرماویں۔ افسوس خلیفہ اول کی بیعت تو جملہ احمدی صاحبان پر فرض ہو۔ اور بیعت کریں مگر خلیفہ ثانی کی بیعت غیر ضروری سمجھی کیا اچھا انصاف ہے۔ جیسا کہ پہلی بیعت فرض تھی ایسا ہی اب بھی فرض ہے اشارۃً جیسا کہ حضرت اقدس مرحوم مغفور اپنی موجودگی میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کو خلیفہ مقرر فرما گئے تھے۔ یعنی آپ کا امام بنانا اور درس وغیرہ کا کام آپ کے سپرد کرنا اور کل جماعت کو آپ کی تابعداری کرانا اور اب ایسا ہی حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی موجودگی میں حضور کے وہی کام سپرد کر دیا۔ پھر ہماری کیا مجال کہ حضور کو خلیفہ ثانی نہ مانیں؟۔ (راقم پیر کرامت علی سکرٹری انجمن احمدیہ سنور)

(۶) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت میں وقوع اختلاف کا افسوس ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب ترجمہ قرآن سے فارغ ہو کر عجب میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ انکا بھی افسوس ہے وہ اونچی جگہ سے گرے ہیں۔ صد افسوس، انہوں نے ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا۔ اور ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیھا الا اوتوا الجدل کی پرواہ نہیں کی جن دلایل سے وہ خصم کا مقابلہ مدۃ العمر کرتے رہے وہی یکدم اپنے اوپر وارد کر لیں۔ انہوں نے نہ سمجھا کہ وسعت مشرب ایک خوبی ہے مگر وسعت کی حد وہی بہتر ہے جو الٰہی تعلیم مقرر کر دیتی ہے۔ بلا قدر راہ گم کرے تو قافلہ کیلئے مصیبت ہوتی ہے افسوس! جماعت احمدی اوچ شریف کا اقرار بیعت منجانب ۵۴ مرد و زن ارسال ہے قبول فرما کر دعاوں میں شامل فرمایا جاوے۔ اور میرا لڑکا بشیر اوچی زبان آوروں کے زیر اثر آ گیا ہے اس کے لئے بہت دعا فرمائی جاوے۔ اوچ شریف میں میلا ہوتا ہے لاکھ سے زیادہ آدمی جمع ہوتے ہیں۔ جو نصائح مسلمان کر سکتے ہیں سب ہوتی ہیں یہاں ان کے مقابل وعظ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جماعت نے ملتان میں بھی حافظ روشن علی صاحب کی خدمت دعوت کا عرض کیا تہا۔ حضور ان کو معہ ایک واعظ مثل شیخ غلام احمد صاحب یا مولوی غلام رسول راجیکی کے روانہ فرماویں جو یکم و دو ۲۔ اپریل کو ضرور وہ کراچی لائن ہر چینی گوٹھ سٹیشن پر اتریں سواری موجود ہوگی

دعاؤں میں یاد رکھا جاوے - والسلام (خاکسار غلام احمد)
از اوچ ریاست بہاول پور -

(۷) برادرم مکرم منشی حبیب الرحمان صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص احباب سے ہیں وہ سابقون اوّلون میں داخل ہیں - اللہ تعالےٰ نے ہر موقعہ پر جب جماعت کو کوئی ابتلا آیا انہیں محفوظ رکھا ان کی طبیعت ناساز ہے - اسی حالت میں وہ ذیل کا مختصر مضمون بھیجتے ہیں امید کرنی چاہیئے کہ وہ اور بھی کچھ لکھیں گے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم ط
حضرت مولانا حکیم حاجی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور مسئلہ جانشینی حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی وفات نے جو صدمہ قوم کے افراد کو پہونچایا - بس انکا دل ہی جانتا ہے - مگر صبر کی تعلیم ایک ایسی قرآنی تعلیم ہے جس کا اجر ملکر رہتا ہے - اخباروں - اعلانوں - خطوں میں جو حالات پڑھے اور سنے اور بھی صدمہ پہونچایا - احمدیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا - اور جب ان کے منشی دل نے مان لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی - اور جماعت میں داخل ہو گئے - بیعت کے بعد سب احمدی آپس میں بھائی تھے کسی کو کسی پر برتری نہ تھی ان احمدیوں کو اپنے دوستوں سے عزیزوں سے - رشتہ داروں سے پڑوسیوں سے جو جو انعامات - ملے وہ سب کو معلوم ہیں؟ اور زیادہ تر حصہ داران انعامات کے بیچارہ غربا ہی تھے - جنکی بیویاں بھی چھن گئیں اگر گھر بنا ہی رہا تو آئندہ کو رشتہ - ناطہ بند - مار پیٹ - مکانوں سے بید خل یہ سب کچھ ان غریب احمدیوں کو برداشت کرنا پڑا مگر اس سچائی کو نہ چھوڑا - جسکو اُن کے دلوں نے قبول کیا - اگر غور کرو تو کوئی امیر - نواب - وکیل مجسٹریٹ - ڈاکٹر سوداگر وغیرہ ان مصائب میں گرفتار نہیں ہوا ان کے امتحانوں کا بھی ایک وقت ہے جس میں ان کو جانچا جائیگا - ان بڑے بڑے - لوگوں ہی میں سے ممبر انجمن کے منتخب مقرر ہوئے - اور بعض طرح وہ اور زیادہ بڑے - ہوئے قوم جبکہ ان کو اپنے ساتھ ایک ہی تسبیح میں پرویا ہوا دیکھتی جنکا صرف ایک ہی امام تھا - انکی اور زیادہ عزت کرتی بقول - گرنسط مراتب نہ کنی زندیقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وفات پر تمام قوم نے یک زبان ہوکر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم مغفور کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کو خلیفہ اول مانا - اس وقت بھی ان بڑے لوگوں نے اقتدا کی اور ان کے طریق عمل نے ثابت کردیا کہ خلافت ضروری ہے - اور اس کا تعین قبل از نماز جنازہ ضروری ہے اگرچہ بقول انکے بعض نے بیعت نہیں کی مگر قوم نے ان کی طرف اس وقت بھی توجہ نہیں کی اور یہ انکا فرض نہ تھا کہ خواہ مخواہ ان لوگوں کو بیعت کرائیں - تاہم بعض لوگوں نے ان لوگوں کے اعتراضات کے جواب دیدیئے - اس واقعہ سے کچھ عرصہ کے بعد ان بڑوں (امیروں) کو اور ممبران صدر انجمن احمدیہ کو انکی آزادی نے بڑائی کا رنگ پکڑا جس پر ان کے دل نے بیٹھ کر کہائی اور اب انکی چندھیائی ہوئی آنکھوں

سامنے خلیفہ کی کچھ حقیقت نہ تھی اور سمجھ بیٹھے کہ خلیفہ ہم ہی نے بنایا ہے اور خلیفہ ہمارا ماتحت ہونا چاہیئے - ایک دفعہ نہیں بلکہ بارہا حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ بنایا کرتا ہے - غرض اس موقعہ پر اور پیغام صلح میں متواتر مضامین اور اظہار حق کے ٹریکٹ میں جو کچھ لکھا گیا اس کو سب نے دیکھا حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ اور جناب میاں صاحب کی ذات کے خلاف جو کچھ ان ٹریکٹوں اور اخباروں میں لکھا یہ لکھنے والے کے باطن کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے لیکن جلدی ہی حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم رضی اللہ عنہ کی قدسی طاقت نے منتشر ہونے نہ دیا - اور سب کو ایک سنٹر پر چلایا مگر ٹھوکر خوردہ دل کب سنبھلتا تھا - حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات نے ان لوگوں کو پھر موقعہ دیا اور یہ بھی ان بڑے بڑے لوگوں کے امتحان کا وقت تھا اب وہ ہی ٹریکٹ اظہار حق اور پیغام صلح کے مضامین ان کی زبان پر ہیں - جو پہلے گمنامی کے ساتھ شایع ہوئے تھے - حالانکہ اس بات کو حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم رضی اللہ عنہ نے طے کردیا تھا کہ میرے بعد خلیفہ ہو - مگر خلیفہ کا نام تعین نہیں فرمایا کیونکہ وہ تو فرمایا کرتے تھے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بنایا کرتا ہے - آپ کے بعد کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنا یا نہ کرنا یہ ہر ایک کا اپنا دل ہے جس دل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرائی وہ دل اب بھی موجود ہے اور وہ ایمان اب بھی موجود ہے نہ اس وقت ہم کو کوئی مولوی یا اہل الرائے بیعت کرانے پر مجبور کرسکتا تھا - اور نہ آج کسی کو یہ حق حاصل ہے یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے ہمارے دل اسی مولا کریم کے ہاتھ میں ہیں وہ جسطرف چاہے لے جائے؟

پیغام صلح میں بہت سے مضامین شایع ہوئے ہیں جو زیادہ تر مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں اور ایک اعلان ڈاکٹر محمد حسین صاحب کی جانب سے جسمیں لکھا ہے کہ قوم کے اہل الرائے کو پہلے مشورہ کرنے دو پھر وہ جو تجویز کریں اس پر عمل کرنا - مگر ڈاکٹر صاحب نے اول اہل الرائے لوگوں کی فہرست نہیں دی - ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان اہل الرائے کا انتخاب ڈاکٹر صاحب نے کہاں سے نکال لیا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ جسپر چالیس مومنوں کا اتفاق ہو وہ ہی امام اور خلیفہ ہو جسکے ہاتھ پر بیعت کیجاوے - اور ڈاکٹر صاحب بجائے مومن کے اہل الرائے لگا رہے ہیں غالباً جس طرح عام طور پر لوگوں کو لیڈر بننے کا شوق ہے - وہ اس زمانہ میں ایک فیشن ہوگیا ہے - اسی فیشن کو یہ اہل الرائے صاحبان اختیار کرنا چاہتے ہیں جو بوجہ اپنی امارت اور ڈگریوں کے اپنے آپ کو اس کا مستحق پاتے ہیں ہمارے ان دوستوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور خلیفہ اور قرآن شریف کافی ہے - ہمیں نہ کسی اہل الرائے کی ضرورت ہے نہ لیڈر کی - جو دنیاوی وجاہت کے باعث بننا چاہتا ہو مولوی محمد علی صاحب نے عجیب ڈھنگ اختیار کیا ہے سوال یہ اُٹھا تھا کہ خلیفہ اور جانشین ہو یا نہ ہو؟ مگر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں گے - جو عام مسلمانوں کو کافر کہتا ہے - مولانا! کون کہتا ہے؟ کہ آپ اس کے ہاتھ پر

بیعت کریں جسکو ہم کہیں - ہم نے آپ سے کیا کہا تھا؟ کہ آپ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کریں - جس دل نے آپ کو اُن دنوں کے حضور جھکا دیا وہی دل اگر اب انکار کرتا ہے تو آپ کو اختیار ہے - اسی طرح آپ کسیکو روک بھی نہیں سکتے مولانا حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اقل درجہ چالیس مومن جسپر اتفاق کریں وہ میری طرف سے لوگوں سے بیعت لے - اسکی حیثیت قوم اور پھر انجمن کے سامنے کیا ہونی چاہیئے؟ کیا وہ انجمن کا خادم ہوگا یا مخدوم؟ طریق عمل نے یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ قوم اور انجمن کا مخدوم ہوگا؟ - مولانا جس مسئلہ پر بحث اور تردید آج آپ کرنا چاہتے ہیں - وہ نیا نہیں بلکہ تین چار سال سے گشت لگا رہا ہے پہلے آپ نے کوئی تردید نہیں کی اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے مخالفت ظاہر فرمائی - بلکہ فرمایا اور لکھدیا کہ **مجھے اس مضمون سے مخالفت نہیں اور ہرگز مخالفت نہیں** آپ کے لئے موقعہ تھا کہ آپ عرض کرتے یا حضور سے بحث کرتے اور ایسا کرنا اچھا تھا بمقابلہ اس کے کہ آپ نے دل میں مخالفت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو غلطی پر سمجھا - اس وقت بھی ضرورت تھی کہ اس مسئلہ کو طے کرنیکے واسطے پہلے اپنا امام مقرر کرتے اور پھر مسئلہ متنازعہ پر بحث کرتے ہوئے امام کے روبرو پیش کرتے - کیا حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے وفات نے ہی آپ کو اس مسئلہ کی یاد دلائی جو پہلے یاد نہ تھا - قوم نے جسکی تعداد چالیس سے گذر کر ہزاروں تک ہے اور جسمیں حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب جیسے بزرگ متقی شامل ہیں **حضور میاں صاحب کو اپنا امام مان لیا ہے** - اور جناب ممدوح کے ہاتھ پر بیعت کرلی ہے - پس اسی طرح اللہ تعالےٰ خلیفہ بنایا کرتا ہے اور بڑے چھوٹے ہو جاتے ہیں واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا ولا تفرقوا الخ فقط -

(۸) اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات کا افسوس جانفرسا ئے تصدیعہ افزائی میں کچھ کم نہیں ہے مزید براں جو کچھ جماعت لاہور (لاہوری جماعت نے بیعت کرلی ہے - صرف چند آدمی ہیں - جو ڈاکٹر محمد حسین شاہ و ڈاکٹر یعقوب بیگ و شیخ رحمت اللہ صاحب - اور خواجہ کمال الدین صاحب کے رشتہ دار اور زیر اثر لوگ ہیں - ایڈیٹر) کی طرف سے حرکات سرزد ہوئیں وہ نہایت قابل افسوس ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - خدا جانتا ہے کہ میں اول سے ہی ۱۴ - تاریخ سے کچھ زیر ابتلا تھا مگر اس سے تو خدا کی قسم ہے کہ بالکل دیوانگی کی سی حالت ہو رہی ہے خدا کی شان ہے کہ یہی مولوی محمد علی صاحب ہیں جنکی قلم کا ہر خاص و عام نے لوہا مانا ہوا تھا - مگر اس صورت میں جبکہ وہ حق کی تطبیق میں لکھتے تھے - اور آج بھی وہی مولوی صاحب موصوف ہیں میں نے ہر دو ٹریکٹ صاحب موصوف کے پڑھے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کی قلم ہی ٹوٹ گئی ہے نہایت تعجب ہے مگر صرف یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے حق کی مخالفت میں لکھا ہے - ورنہ مولوی صاحب تو وہی ہیں - مولوی صاحب کی عزت اور احترام جو جماعت کے دلوں میں تھی وہ بیان سے باہر ہے - لیکن حیرت ہے کہ ان ٹریکٹوں کے دیکھتے ہی جماعت ان کو

ہم یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ بیعت تو بہ صحابہؓ میں ناجائز نہ تھی بلکہ بوقت ضرورت لیجاتی تھی مگر اسوقت ہمارے پاس کتب احادیث و سیر موجود نہیں جو اسکی نسبت تفاصیل جزئیہ کو بیان کریں اس وقت قرآن کی آیات مذکورہ ہی کافی و وافی ہیں۔

جبکہ یہ حکم قرآن کریم میں موجود ہے تو صرف اس زمانہ کیلئے کیونکر مخصوص ہو سکتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ حکم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک ہی محدود تھا۔ نعوذ باللہ ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا دوسرے احکام یعنی نماز روزہ وغیرہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ تک ہی محدود تھے۔ پس جسطرح دوسرے تمام احکام کے متعلق عام حکم ہے تو بیعت کا حکم کیونکر محدود ہو سکتا ہے سوائے دو ایک حکموں کے جو مخصوصات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں جملہ احکام تمام امت کیلئے قیامت تک شامل ہیں کما ثبت فی محلہ پس معلوم ہوا کہ یہ حکم دیگر احکام کیطرح عام ہے جس وقت خلیفہ چاہے بیعت لے سکتا ہے۔ عورتوں کی بیعت کی ضرورت ہو تو وہ بھی لے سکتا ہے باقی یہ بحث علیحدہ ہے کہ خلفاء نے کی بیعت کی ہے یا نہیں (دیکھو کتب احادیث و سیر) اگر وہ ان کو ضرورت پیش نہیں آئی تو اس سے آیات قرآنی منسوخ نہیں ہو سکتیں۔

بہت سے احکام میں مردوں ہی کا نام آیا ہے اور مردوں کو ہی مخاطب کیا ہے۔ انہیں عورتوں کا تو نام تک نہیں آیا تو پھر اس سے کیا یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو احکام الٰہی سے بری کیا گیا ہے۔ عورتوں کا نام محذوف رکھا گیا ہے باقی رہا یہ سوال کہ کسی نے عمل کیا تھا یا نہیں ہم کو اسکی کچھ بھی ضرورت نہیں ہے حسبنا کتاب اللّٰہ۔

آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب نے آیہ کریمہ قل اللّٰہ ثم ذرھم کی نسبت (یہ آیت مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ٹریکٹ میں اور معنوں میں استعمال کی ہے) جو کفر و اسلام کے رسالہ میں اس لئے لکھی ہے کہ فقط اللہ کو منوا کر ان کو چھوڑ دو۔ بڑی تحدی سے فرمایا کہ اور اگر کوئی صاحب اس آیت کو اس مطلب پر جائز (یعنے فقط اللہ کو منوا کر چھوڑ دینے کیلئے) قرآن مجید میں موجود ہونا ثابت کر دیں تو میں ان کو دس روپے بلکہ پندرہ بلکہ بیس روپیہ دونگا۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہیں کر سکیگا۔

یہ اعلان حضرت مولانا موصوف نے ان تمام اصحاب کی موجودگی میں جو اسوقت حاضر تھے بنفس نفیس فرمایا اور مجھ کو ارشاد فرمایا کہ اخبار میں شایع کرنیکے لئے بھیجدو۔ والسلام

(راقم خاکسار محمد مبارک اسمٰعیل بی۔ اے)

برائے تنبیہ احباب پیغام صلح میں جو مکالمہ مابین خاکسار و محبّ خان صاحب کے لکھا ہوا ہے اس میں جو میری طرف سے خانصاحب کو جواب باصواب کافی و شافی دیئے گئے تھے ان کو بالکل محذوف کر دیا گیا ہے حالانکہ حق میں پیغام صلح کو میں متنبہ بھی کر چکا ہوں لیکن پھر بھی باوجود تنبیہ کے اہالی پیغام صلح متنبہ نہیں ہوئے اسلئے میں پھر اپنے احباب کو بذریعہ اطلاع ضروری عرض کرتا ہوں کہ جو میری تقریر اور مکالمہ اپنی پیغام میں شایع کرائیں وہ بغیر میرے دستخطوں کے ہرگز ہرگز لائق اعتبار نہیں ہو سکتا ہے اور میں ایسے لغویات کے رد کرنیکی طرف بھی متوجہ[3]

لاہوری جلسہ شوریٰ پر ناقدانہ نظر

میرے عزیز بھائی منشی مہر محمد خان صاحب شہاب نے لاہوری جلسہ شوریٰ پر (جسے میں تو خفیہ جلسہ کہونگا) پر ایک ریویو میرے پاس بھیجا ہے میں ان کی ریویو میں کسی قدر تصرف کر کے اسے شایع کرتا ہوں اور اس کیلئے معذرت خواہ ہوں۔ (ایڈیٹر)

لاہوری ممبران انجمن جو اپنے بعض مخفی مصالح کی بناء پر حضرت امیر المومنین صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خلافت کے منکر ہیں اور انہوں نے ایک عرصہ پہلے سے یہ جد جہد جاری رکھی ہوئی تھی کہ کہیں وہ خلیفہ نہو جاویں مگر خدا تعالیٰ کے کام کو کون روک سکتا ہے اگرچہ لاہوری حضرات مولوی محمد علی صاحب سے ایک ٹریکٹ لکھوا کر حضرت سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر پر ہی شایع کرا چکے تھے اور اس ٹریکٹ کو پہلے ہی سے پیغام میں چھاپ رکھا تھا مگر باوجود اس دوڑ دھوپ کے بھی جب ناکامی نے منہ دکھایا تو انہوں نے لاہور میں ایک جلسہ کی طیاری کی۔ اس مقصد کیلئے بعض حضرات نے مختلف مقامات کے دورے کئے تاریں دیں۔ خطوط لکھے کہ لاہور میں ایک جلسہ شوریٰ ہو معلوم نہیں اس مقصد کیلئے خدا کے رسول کی تختگاہ اور سلسلہ کے مرکز کو چھوڑ کر لاہور کو کیوں ترجیح دی احمدی قوم کیلئے یہ پہلو ضرور قابل غور ہے۔

غرض بڑی جد و جہد کے بعد آخر وہ جلسہ لاہور میں ایک خاص مکان کے اندر منعقد ہوا ۲۵ مارچ کے پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شامل ہونیوالے احباب کی تعداد ۱۲۳ تھی جن میں بچے بوڑھے سب شامل تھے اور بعض احباب کے نام مکرر بھی درج ہیں باہر سے آنیوالے حضرات کی تعداد تیس بتیس معلوم ہوتی ہے جو اپنی داعیوں کو لیکر آئے تھے تعجب ہے یہ تو اہل الرائے کا جلسہ کہا جاوے اور جہاں بقول پیغام اڑھائی ہزار جمع تھے وہ مجلس جہلاء۔ حالانکہ اس میں ہر قسم کے معزز اور اہل فضل لوگ شامل تھے جنکے اسماء گرامی کی تفریح اعلان میں ہو چکی ہے خاندان نبوت کے کل ممبر۔ خاندان خلیفۃ المسیح کے کل ممبر۔ صدر انجمن کے ۶ ممبر۔ علماء کل جن میں حضرت فاضل امروہی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ قاضی راجیکے۔ حافظ روشن علی صاحب قاضی امیر حسین صاحب وغیرہم سب موجود تھے۔ گر تحریک اکثر انجمنہائے احمدیہ کے پریسیڈنٹ و سکرٹری صاحبان تیس کے قریب موجود تھے سلسلہ کے کل اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان بجز پیغام کے متفق تھے الغرض اس قسم کے جلسہ کے مقابلہ میں اس خفیہ جلسہ کی کچھ حقیقت نہیں پھر مولوی محمد علی صاحب کے اعلان میں تو خلافت کی عدم ضرورت بتائی گئی اور اسپر زور دیا گیا مگر لاہوری جلسہ میں ایک کو قبول کرنیکی بجائے تین اور تجویز کر لئے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ جدید خلیفے کیا کرینگے اور کس مصرف کے ہونگے۔ کیونکہ احمدی احباب کی تو بیعت لینی نہیں باقی غیر احمدیوں اور ہندوؤں میں چنداں فرق بقول بزرگان لاہور رہا نہیں اسلئے انہیں کچھ ضرورت نہیں کہ بیعت کریں کیونکہ غیر احمدی بھی آخر مسلمان ہی ہیں۔ رہی خواجہ صاحب کی خلافت یہ اور بھی عجیب خبر ہے خواجہ صاحب یورپ میں احمدیت کو پیش کرنا نہیں چاہتے اور نہ کرینگے۔ اسلئے وہاں کے نو مسلموں کو بیعت سلسلہ احمدیہ میں کرنیکی حاجت نہیں خواجہ صاحب اپنا یہ مذہب اور مشن شایع کر چکے ہیں ان کے خطوط منظر ہیں اور ابھی الہلال جلد ۴ نمبر ۱۱ میں مکتوب لنڈن کے عنوان سے مسٹر بشیر حسین قدوائی کا جو خط شایع ہوا ہے وہ بتاتا ہے کہ مسلمانوں کو تبلیغ کے کام میں خواجہ صاحب پر بھروسہ کرنا چاہیئے میں نے ان کے خطبے بغور سنے ہیں جن میں خواجہ صاحب اشارۃً تک احمدیت کا نام نہیں لیتے رہے پس خواجہ صاحب کی خلافت تو سراسر فضول ٹھہری نہ سلسلہ کو کچھ فایدہ اور نہ نو مسلموں کو کچھ حاصل۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ احمدی جماعت انکی

خلافت کی خبر سنکر انہیں روپیہ بھیجنے میں تیزی کرے۔ اب اہل لاہوری خلافت کے ڈھول سے لیکر یہ جدید خلیفہ صاحبان ممکن ہے خوش ہوں مگر قوم اور سلسلہ کو کوئی فائدہ نہیں البتہ ان بزرگوں کو خلیفۃ اللّٰہ کے مقابلہ کی سند ضرور مل جاویگی۔

اے سلسلہ کے عقلمند اور دانشمند لوگو! سوچو اور غور کرو کہ کیا یہ ساری کارروائی محض ایک تماشا نہیں ہے خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے اور جو اسکا حقدار تھا اسے مل چکی اب اس سے مقابلہ کرنیسے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا؟ سعادت یہ ہے تو مقابلہ چھوڑ دو (راقم شہاب)

مختصر نوٹ

اَللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ | لاریب اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے کہ کون مصلح ہے مگر دنیا میں

ایک قوم ہے جو ماموروں اور ان کے نوائب خلفاء کے زمانہ میں ہوتی ہے جو ان کو مفسد قرار دیکر اپنے آپ کو مصلح قرار دیا کرتی ہے قرآن مجید کی آیات بینات اس پر گواہ ہیں مگر قرآن مجید کا فتویٰ ان کے متعلق یہی ہے وہی مفسد ہیں مگر جانتے نہیں۔

اصلاح ایک بنے ہوئے کام کو بگاڑنے اور متحد قوم کو توڑنے کا اگر نام ہے تو بیشک ہمارے مکرم بھائی اصلاح کا کام کر رہے ہیں مجھے تعجب ہے کہ وہ کیوں کہتے ہیں کہ ہم ملکر کام کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے بعد خلیفۃ المسیح کی زندگی اور عہد خلافت میں ملکر کام کرنیکی ایک نظیر موجود ہے کیا یہ ۶ سالہ متواتر اور مسلسل ہمارے لئے حجت نہیں؟ اسوقت ایک قوم بلکہ ساری قوم یہ چاہتی ہے کہ جسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ کے عہد میں ملکر کام کرنے کی صورت تھی اسی طرح اب بھی امام کے ماتحت ہو کر کام کرو مگر ہمارے دوست کہتے ہیں نہیں امام کی ضرورت نہیں صرف انجمن کا اجتہاد کافی ہے احمدی قوم بتائے کہ فیصلہ کا کام کون کرتا ہے؟

اگر انجمن کا اجتہاد کافی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ قادیان کی انجمن اور لاہور یا علیگڑھ کی انجمن میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ اگر کسی قوم کی ہدایت محض انجمن کے ہی ذریعہ ہو سکتی ہے تو باقی انجمنیں باہم کیوں لڑتی اور جھگڑتی رہتی ہیں ان کے ذریعہ کیوں قوم کی نجات نہیں ہو سکتی؟ حالانکہ ان کے پاس بھی کالج ہیں۔ واعظین ہیں۔ یتیم خانے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے لاہوری دوست آئندہ جماعت احمدی کو اس قسم کی ایک انجمن کے ۔ بنا دینے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک بیہودہ امر ہے

انجمنوں اور مدارس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فیصلہ کیا ہے انجمن یا اس کے مدرسہ اسی وقت بابرکت ہو سکتے ہیں جب وہ کسی بابرکت انسان کیساتھ تعلق رکھتے ہوں ورنہ کچھ بھی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انجمن قایم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کیلئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے؟ اور ہماری اس ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں؟ اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتی ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے سو اس یقین کامل کی

[3] نہیں ہونگا والذین ہم عن اللغو معرضون محررہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء سید محمد احسن عفی اللہ عنہ

راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز نہیں کھل سکتی ہیں - اور ان [illegible] کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فایدہ نہیں پہونچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اترا ہی آسمان کیطرف لیجاتا ہے

اپنی بھی لیاقت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہیں تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کیجاتی ہیں یہ اشغال بنیادی طور پر فایدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں - شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جاوے -

سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ - ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ - مبادا بغرض آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو - یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا

جناب مولوی محمد علی صاحب کے پمفلٹ کی تردید میں کثرت سے مضامین آ رہے ہیں - جن بزرگوں کے مضامین ابھی تک درج نہیں ہو سکے وہ گھبرائیں نہیں سب کے سب مضامین یکے بعد دیگرے نکال دیئے جائینگے

الٰہی سلسلہ اور ارتداد

پر ایک مرتبہ میرے مکرم بھائی مولوی محمد علی صاحب نے ایک قابل قدر آرٹیکل لکھا تھا میں چاہتا ہوں کہ اس کے بعض حصے یہاں درج کر دوں؟ شاید کسی کو فایدہ دیں؟

وہ جب کبھی اللہ تعالےٰ دنیا کی اصلاح کیلئے کسی نبی کو مامور فرما کر بھیجتا ہے اور اس کے ذریعہ سے مخلص مومنین کی ایک جماعت کو اکٹھا کرتا ہے تو ساتھ ہی بعض ایسے لوگ بھی خدائی جماعتوں میں شامل ہو جاتے ہیں جنکے ایمان کچے اور دل کمزور ہوتے ہیں پھر یا تو یہ لوگ خدا کے مامور سے تعلق پیدا کر کے اپنے ایمان کو مضبوط کر لیتے ہیں اور یا اگر انہوں مامور سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا تو اس شاخ کی مانند جو تنہ کے ذریعہ جڑھ سے غذا حاصل نہیں کرتی آہستہ آہستہ خشک ہو کر کاٹ دیئے جاتے ہیں - اور ایک جماعت ایسی بھی ہوتی ہے جو منہ سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر ان کے دلوں میں نور ایمان نے جگہ نہیں پیدا کی ہوتی - اور نہ وہ ان ہدایتوں پر چلتے ہیں جو مخلص مومنین کو خدا کی راہ میں ترقی کرنے کے لیئے بتائی جاتی ہیں گویا مخلص مومنین کے علاوہ ایک جماعت مرتدین کی اور ایک جماعت منافقین کی ہوتی ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک الٰہی سلسلہ میں ان دو قسم کے اشخاص بھی پائے جائیں - اگر کوئی شخص سوال کرے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور کیوں اللہ تعالےٰ اپنی کیمیا نہ صرف ایسے لوگوں کو شامل نہیں کرتا جو کبھی ڈگمگانے والے نہ ہوں یا کیوں نبی کی تعلیم ان تمام لوگوں پر جو ایک دفعہ اس کے پاس آ جاویں اور اس کو مان بھی لیں ایسا اثر نہیں کرتی کہ حلاوت ایمانی سے ان کے دل بھر کر ان کو ایسے پختہ کر دے کہ کوئی ابتلاء یا کوئی ایمانی کمزوری ان کو جنبش نہ دے سکے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ مامور کے زیر اثر آتے ہیں ان میں سے اکثر ایک غیر معمولی ایمانی ترقی دکھاتے ہیں اور خدا کی راہ میں قربانی کے ایسے نمونے ان سے ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں سے ہرگز نہیں ہو سکتے - مگر یہ سب لوگ اپنی اپنی فطری استعداد کے مطابق فایدہ اٹھاتے ہیں یعنے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بہت زیادہ ایمانی ترقیاں حاصل کرتے ہیں - اور روحانیت کے اعلیٰ مراتب طے کرتے ہیں - بعض ان سے کم علیٰ ہذا القیاس اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان لا کر مرتد یا منافق بنجاتے ہیں اور اس میں ایک یہ مصلحت الٰہی بھی معلوم ہوتی ہے کہ جیسا مامور من اللہ کے ہزار ہا دشمن بیرونی طور پر ہوتے ہیں جو اس کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں - ایسا ہی اللہ تعالےٰ یہ بھی چاہتا ہے کہ اندرونی طور پر بھی جو لوگ چاہیں اس کو کھلم کھلا یا چھپ کر دشمنی کر لیں اور جتنی کوشش وہ اسکے نیست و نابود کرنیکے لیئے کر سکتے ہیں کر لیں - تا آخر میں ان تمام بیرونی اور اندرونی دشمنوں کو ناکام اور نامراد کر کے اس مامور من اللہ کو ان سب پر غالب کر کے اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ہاتھ مامور من اللہ کی تائید میں کام کرتا ہوا دکھائی دے اسلیئے ایسا ہی ہوتا ہے کہ بعض وقت وہ لوگ جن کو ظاہر طور پر یعنی لوگوں کی نظروں میں مامور سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے وہ بھی مرتد ہو جاتے ہیں - اور پھر دشمن خوشی کے مارے بغلیں بجاتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ تباہ ہو جائیگا - مگر اللہ تعالےٰ ان باتوں کے باوجود مامور کو محفوظ رکھتا اور اس کے سلسلے کو ترقی دیتا ہے اور کوئی بات خواہ وہ ابتدا میں اس سلسلے کیلئے کیسی ہی خطرناک معلوم ہو دراصل اس سلسلے کیلئے کھاد کا کام دیتی ہے اور اس کی ترقی اور نشو و نما کا ذریعہ بنجاتی ہے -

---

کفر و اسلام کی بحث نہیں معلوم مولوی محمد علی صاحب کیوں چھیڑتے ہیں کیا یہ کوئی نیا مسئلہ ہے - کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح نے اس پر روشنی نہیں ڈالی میں بآواز بلند اور بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین صاحبزادہ صاحب کا وہی مذہب ہے جو حضرت مسیح موعود ؑ اور خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کا تھا - اور اس بحث پر لکھنے کی ضرورت پڑی تو معلوم ہو جائیگا - سردست میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خط درج کرتا ہوں جو اخبار بدر میں شایع ہو چکا ہے - اس سے ناظرین کو حضرت خلیفۃ المسیح کے مذہب کا پتہ لگ جائیگا :-

خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر برابر ہیں؟ لا نبی بعدی کے معنے کیا ہیں؟ اگر نبی آ سکتا ہے تو ابو بکر وغیرہ نبی کیوں نہ ہوئے؟

میاں صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ :- آپ کے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا ہے - مجھے معلوم نہیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ہیں - پھر آپ کی استعداد کسقدر ہے جوابات کیلئے مخاطب کیحالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے -

بہر حال گذارش ہے آپ کفر دوں کفر کے قایل معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آپ نے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے - میاں صاحب رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ابتدا پارہ تیسرا - جب رسل میں مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپ کے طرز پر نہ ہوگی - تو آپ ایسا خیال فرمالیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین - میاں صاحب اللہ تعالیٰ مومنوں کیطرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے - لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور آپ نے بلاوجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوتی - نیز عرض ہے خلفاء کے منکر کیلئے کفر کا فتوی قرآن مجید میں موجود ہے ابتہ خلافت جو سورہ نور میں ہے - اس میں ارشاد الٰہی ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور فاسق کو اللہ تعالےٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا - بلکہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے پارہ ۶ میں ہے :- يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پھر فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا - یہاں تفرقہ بین اللہ و بین الرسل بیچ پر کفر کا باعث قرار دیا ہے جن دلایل و وجوہ سے ہم قرآن کریم کو مانتے ہیں انہیں دلایل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلایل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے " (مدیر)

حق کس طرح غالب آرہا ہے؟

لاہوری جلسہ کے اعلان اور جلسہ کے بعد مندرجہ ذیل بزرگ مشتہرین و مویدین جلسہ میں سے بیعت کر چکے ہیں :-

(۱) شیخ نیاز احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ وزیر آباد جو وفد میں شامل ہو کر آنے والے تھے - (۲) ماسٹر عبد الحق صاحب ٹریننگ کالج لاہور (۳) ماسٹر محمد یعقوب ایم - اے - (۴) حافظ مولوی غلام رسول صاحب واعظ وزیر آباد (۵) بابا ہدایت اللہ شاعر کوچہ چابک سواراں لاہور - (۶) قدرت اللہ صاحب لاہور -

(۲) سیالکوٹ شہر سے بھی بیعت کے خطوط آنے شروع ہو گئے چوہدری نصر اللہ خان صاحب پلیڈر نے بیعت کر لی

(۳) جموں سے بھی بیعت کے خط آنے لگے سید ناصر شاہ صاحب نے بیعت کا خط لکھدیا -

(۴) ۱۲ مارچ سے ۲۷ مارچ تک بیعت کیلئے مندرجہ ذیل درخواستیں آئیں - ۱۲ مارچ $\frac{۱۲}{۱۱}$ ۲۲ مارچ $\frac{۲۲}{۱۵۶}$ ۲۳ مارچ $\frac{۲۳}{۱۵۰}$ ۲۴ مارچ $\frac{۲۴}{۲۲۵}$ ۲۵ مارچ $\frac{۲۵}{۲۲۶}$ ۲۶ مارچ $\frac{۲۶}{۲۲۳}$ و ۲۷ مارچ $\frac{۲۷}{۲۲۳}$ یہ انفرادی درخواستیں ہیں انکے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی درخواست بیعت آچکی ہے - ضلع جالندھر کل - ضلع ہوشیار پور کل بجز معدودے چند آدمی کا ٹھہ گڑھ اور بعض ہوشیار پور - ضلع انبالہ - لودھیانہ خاص کے دو تین آدمیوں کے سوا کل - دہلی - رامپور - شاہجہانپور - بریلی - مونگیر - بھاگلپور - کل علاقہ کٹک - کل جماعت حیدرآباد دکن - پٹیالہ - نابہ - کپور تھلہ - گجرات گوجرانوالہ شہر میں بیعت کے خط آنے لگے دیہات میں سے بھی - ضلع راولپنڈی خاص شہر سے بھی آرہی ہیں - پشاور صدر - ڈیرہ غازیخان - ملتان منٹگمری -

[illegible] حیدرآباد دکن - بمبئی وغیرہ [illegible]

ان کو نہایت غیریت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہے یہ خدا کی شان ہے۔ اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حضرت اقدس علیہ السلام کو کہا تھا کہ میں نے ہی تجھکو اوٹھایا۔ اور میں ہی گرا کر دکھاؤنگا۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کا احترام ہمارے دل میں بہت ہے۔ اور اگر ہم حسن ظنّی سے کام لیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کو ایک ٹھوکر ہے (خدا ان کو بچا دے) اگرچہ بہت زیادتیاں ان سے سرزد ہوئیں۔ ہم ان کو محمد حسین سے تشبیہ نہیں دے سکتے ورنہ خدا ان کو ایسا بنا دے آمین۔ باقی دعا کی عرض ہے۔ مکرر سہ کرر۔ اور بیعت کی درخواست۔

(رقیم اثیم فضل عظیم سکنہ بھلیسہ ضلع گجرات پنجاب)

لاہور میں فاضل امروہی کی تقریر ضرورت بیعت پر

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت اور خلفاء کے وقت میں بھی جس بیعت کی ضرورت پڑتی تھی وہ بیعت لیلی جاتی تھی عورتوں کی بیعت بھی قرآن کریم سے ثابت ہے جیسا کہ یہ آیت کریمہ بتاتی ہے :-

یایّھا النبیّ اذا جاءك المومنٰت یبایعنك ان لا یشرکن باللّٰہ شیئًا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینك فی معروف فبایعھن واستغفر لھنّ اللّٰہ ان اللّٰہ غفور رحیم ط

مردوں کی نسبت بھی وارد ہے ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللّٰہ لیکن جس امر کی نسبت ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اس کی بیعت نہیں لی جاتی تھی۔ خلافت راشدہ میں بھی یہی دستور العمل رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی۔ بسبب ضرورت کے دوبارہ بیعت لی ہے۔ اور خلافت کا مسئلہ بڑا اہم ہے۔ جسکو خلافت راشدہ نے حل کر دیا ہے۔ اور انتظام جماعت کیلئے اطاعت کا مسئلہ بڑا ضروری ہوتا ہے۔ جبکہ نیا خلیفہ مقرر ہوتا ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ وحدت دو قسم کی ہوتی ہے وحدت قہری۔ اور وحدت ارادی دونوں کی لئے انتظام کی ضرورت ہے وحدت قہری یہاں پر موجود نہیں اسلئے کہ ہم سلطنت نہیں رکھتے باقی رہی وحدت ارادی اُسی کیلئے بھی انتظام کی سخت ضرورت ہے۔

(اس وقت مجھے ایک مثال یاد آگئی ہے کہ برادرم عجب خانصاحب نے کہا کہ ہمارے علاقہ میں مختلف خلیفے مقرر ہو جاتے ہیں اس لئے ان میں ہمیشہ فساد ہی رہتا ہے) اور ایک شخص کو مطاع قرار دینا قرآن شریف احادیث صحیحہ اور تعامل صحابہ رضی کے بموجب نہایت ضروری ہے کما ثبت فی محلہ۔ انتظام کثرت بغیر وحدت کے نہیں ہو سکتا۔ گھر کی حالت کی طرف نظر ڈالو! اگر تمام کنبہ کے لوگ اپنے گھر کے بڑے آدمی کی اطاعت نہ کریں اور وحدت کا رنگ اختیار نہ کریں تو انتظام کیونکر قایم رہ سکتا ہے۔ فوج کا اگر کوئی سردار نہ ہو تو پھر تمام انتظام میں گڑبڑی پڑ جاوے۔ کل نظام جسمانی و روحانی میں اللہ تعالی نے ہر ایک کثرت میں وحدت کو پسند فرمایا ہے۔ ہماری جماعت چونکہ چار پانچ لاکھ کی تعداد میں ہے۔ اسلئے یہ بھی ایک بڑی کثرت ہے۔ پس اس کثرت کیلئے بھی وحدت کی سخت ضرورت ہے۔

دلایل قرآن سے احادیث اور تعامل صحابہ سے ثابت ہے۔ کہ جماعت میں وحدت کا ہونا ضروری ہے اور وحدت کے قایم کرنے کیلئے بیعت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ طبایع انسانی مختلف واقع ہوئی ہیں۔ پس وحدت کیلئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔

صدر انجمن احمدیہ بھی ایک کثرت ہے اس لئے کہ اس لئے کہ اس کے چودہ پندرہ ممبر ہیں۔ پس اس کے لئے بھی وحدت کی ضرورت کی ضرورت ہے۔ پھر نماز میں جماعت کی حالت دیکھیں۔ تمام لوگ متعدد صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ان سب کا امام ایک ہی ہوتا ہے اگر نماز کی جماعت کے وقت بہت امام ہوں تو کتنا بڑا انتشار و اختلاف ہوگا۔ اس لئے امام ایک مقرر کیا گیا ہے اور مختلف امام مقرر کرنا ایک جماعت کیلئے ایک حالت میں ہرگز جائز نہیں ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک جماعت کیلئے متعدد امیر مقرر کرنا پسند نہیں فرمایا۔ حدیث سے تعامل صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ کبھی اختلاف کو کسی زمانہ میں پسند نہیں کیا گیا۔

باقی رہی بیعت توبہ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ بیعت توبہ ہو یا بیعت عدم تفرقہ جماعت و انتظام جماعت۔ جس بیعت کی ضرورت ہوگی ضرور لی جائیگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے وقت بھی اختلاف مسایل واقع ہوا بلکہ یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ آیا خلیفہ مطاع انجمن ہو یا مطیع انجمن؟ جب خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک یہ بات پہونچی اور آپ کو معلوم ہوا کہ ان کے خیالات کذائیہ ہیں جن سے شاید جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جاوے تو حضرت نے دوبارہ بیعت لی تھی۔ پس جس جز کی ضرورت ہو اسکے لئے بیعت لیجاتی ہے اور ضروری ہے کہ لیجاوے اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے جن اصحاب سے بیعت لی اگر ضرورت نہ تھی۔ تو کیوں بیعت لی۔

پھر یہ جو پیش کیا جاتا ہے۔ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ جو خلیفہ ہو خدا کا مقرر کردہ ہو۔ انجمن اسکی جانشین ہوگی۔ ہاں خلیفہ کیلئے خدا سے مقرر کرنے کی ضرورت ہے مگر انجمن کیلئے خدا کی مقرر کردہ کے الفاظ نہیں آتے۔ خدا کی طرف سے مقرر ہونے کے الفاظ خلیفہ ہی سے مخصوص ہیں؟ نہ انجمن سے؟ اسلئے انجمن خلیفہ کی مطیع ہے نہ کہ خلیفہ کی مطاع؟۔

جسطرح آج خلافت کا جھگڑا ہے اور جماعت میں بعض احباب کو تذبذب پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت میں کچھ تذبذب آگیا تھا وہ بالکل دور ہو گیا۔ حدیث میں ہے چنانچہ مشکوٰہ میں حدیث ہے کہ وہ جو خلافت آخری ہوگی وہ بھی علیٰ منہاج النبوت ہوگی۔ جیسا کہ ملاں علی قاری نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے۔ عن حذیفۃ قال قال رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللّٰہ ان تکون ثم یرفعھا اللّٰہ تعالی۔ ثم تکون خلافۃ علی المنھاج النبوۃ ماشاء اللّٰہ ان تکون ثم یرفعھا اللّٰہ تعالی ثم تکون ملکًا عاضًا فتکون ماشاء اللّٰہ ان تکون ثم یرفعھا اللّٰہ تعالی ثم تکون ملکًا جبریۃ فتکون ماشاء اللّٰہ ان تکون ثم یرفعھا اللّٰہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی المنھاج النبوۃ ثم سکت رواہ احمد والبیھقی فی دلائل النبوۃ۔ مشکوٰۃ شریف باب الانذار والتحذیر صفحہ ۴۶۱ میں السطور میں لکھا ہے الظاھر ان المراد بہ زمن عیسیٰ والمھدی ط

پس جس طرح خلافت راشدہ میں بیعت لیگئی اور نیز خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی بیعت لی اسی طرح اب بھی جا رہی ہے؟

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا الہام ہے :-

وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ وہ لوگ جو تیری اتباع کرینگے وہ ان لوگوں پر جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے قیامت تک غالب رہینگے۔ حضرت اقدس کی ایک وحی الہی یہ ہے کہ وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعالمین ط اس لئے دونوں الہاموں پر نظر کر کے حضرت اقدس کل عالم کے واسطے قیامت تک مبعوث ہوئے۔ علیٰ ہذا القیاس انکا خلیفہ بھی۔ پس یہ جو کہا گیا ہے کہ صوفیا کے نزدیک مختلف مقامات پر بیعت کی جاتی ہے مگر یہاں تو یہ معاملہ نہیں یہاں تو عالم کی بیعت کا سوال ہے گو نبی کریم کے وقت میں ایسی بات واقع نہ ہوئی ہو کہ کل عالم نے بیعت کی ہو مگر آپ تمام عالم کو بیعت کیلئے بلانے آئے تھے۔ جو الحمد للّٰہ کہ یہ پیشگوئی مندرجہ وما ارسلنٰك الا رحمۃ للعالمین۔ اس مسیح کے عہد میں واقع ہو رہی ہے لِلّٰہِ الحمد للّٰہ۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا مسیح کل عالم کیلئے ہے باقی رہا زمانہ اس کا فیصلہ بھی مذکورہ بالا وحی الہی میں کر دیا گیا ہے یعنی وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ پس معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کیلئے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ اور مکان کا احاطہ کیا ہے کیونکہ اسی وقت میں وہ پیشگوئی واقع ہو رہی ہے والحمد للّٰہ

بیعت مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ بیعت توبہ۔ انتظام جماعت کی بیعت۔ خلافت کی بیعت۔ اس وقت کی بیعت میں رشد بھی آگیا۔ اور توبہ بھی آگئی۔ اور انتظام جماعت بھی۔ مثلاً اگر کسی شخص نے چوری کی ہو۔ زنا کیا ہو۔ جھوٹی شہادت دی ہو اور خلیفہ کو اس شخص کے حالات سے پتہ لگ جائے تو اسکا اختیار ہے کہ وہ اس شخص کے اس فعل بد کے متعلق بیعت لے۔ کہ آئندہ وہ چوری یا زنا جیسی حرکت کا مرتکب نہ ہوگا۔ اور شہادت زور نہ دیگا۔ اسی طرح اگر کوئی نقص حکم کیا گیا ہو جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے وقت واقع ہوا۔ اور حقیقت الامر سے حضرت کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے ایسے لوگوں سے جنہوں نے نقض عہد کیا تھا۔ دوبارہ بیعت لی۔ باقی رہا توبہ و استغفار تو خود رسول کریم خود ستر دفعہ توبہ کیا کرتے تھے۔ پس اگر خلیفہ کو یقین ہو جائے کہ فلاں شخص نے خلاف برا کام کیا ہے تو وہ بیعت لے سکتا ہے (واستغفرہ انہ کان توابا۔ (باقی آیندہ)

خلافت پر تقریر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے لاہور میں جو تقریر خلافت کے متعلق کی تھی اسکا کسیقدر اقتباس میں الحکم کی گذشتہ اشاعت میں دے چکا ہوں ہیں مانتا ہوں اور حسن ظن کی راہ سے کہتا ہوں کہ ہمارے ان لاہوری دوستوں نے (جنمیں یہ ابتلاء پیش آیا ہے) ایک وقت میں مخلصانہ خدمات کی ہیں مگر اس صداقت کو بھی چھپا نہیں سکتا کہ کوئی شامت اعمال ضرور انہیں پیش آگئی ہے جو انہوں نے خلافت کا انکار کیا یہ بڑے ڈر کا مقام ہے تعجب کا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں ہی متعدد مرتبہ یہ الزام آیا کہ وہ خلافت کے خلاف ہیں۔ لیکن انکی چشم پوشی اور رحم ہمیشہ آڑے آجاتا اور وہ ان دوستوں کو تنبیہ کر دیتے۔ جو ایسی بات کہتے مگر اب کہ کھلا انکار اور مخالفت کر رہی ہے کہ اس وقت انکی کیا حالت ہوگی۔ بہرحال میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان دوستوں کو چشم بینا عطا فرما دے حضرت خلیفۃ المسیح نے لاہور کی احمدیہ بلڈنگز کی مسجد میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں اور کوئی بن سکتا ہے میں جب مر جاؤنگا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جسکو خدا چاہیگا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے۔ میں سنتا ہوں تم آپس میں اختلاف کرتے ہو مگر یہ انسان کی فطرت ایسا ہے یہ ہٹ نہیں سکتا۔ مگر اس کو مشکل نہ بناؤ جس طرح اللہ نے تمہیں جمع کر دیا ہے اسی طرح مرکز کو نہ چھوڑو۔ کبھی کبھی جو ان لوگوں کو دیکھ کر بد دعا کا جوش ہوتا ہے مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں توبہ کر لو۔ ہماری زندگی میں چھوڑ دو۔ تم تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئیگا اللہ تعالیٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کریگا۔ سنو تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں۔ اول ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جنکا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی جبتک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب خلیفہ مقرر کر لیتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں لتا ان پر رائے زنی نہ کرو۔ پس میری بات یاد رکھو اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو۔ حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر پر کیا ہو اسکے خلاف نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ رہو گے!!

اس قسم کے انصائح ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح کرتے رہے مگر اب ہمارے ان دوستوں نے کھلم کھلا خلافت کے خلاف کوشش کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے اور جہانتک انہی بن پڑا ہے وہ زور لگا رہے ہیں اور ہیں کہتے حضرت خلیفۃ المسیح کو کہا تھا کہ لاہور کے بعض لوگ خلافت کی راہ میں روک ہیں۔ حضرت امام نے حسن ظن سے کام لیا اور ان دوستوں کی سابقہ خدمات کی قدر کی اور کہنے والوں کو ڈانٹا مگر واقعات نے آج بات کو کھول دیا اور ثابت کر دیا کہ

ہر فتنہ کہ مے خیزد از کوئے تو مے خیزد

ان گرامی ہیئوں کی ہم عزت و توقیر کرتے ہیں اور انہیں انکی وجاہت اور دولت کے لحاظ قابل تکریم جانتے ہیں مگر کیا انکی وجاہت اور عزت کے سامنے حق کو قربان کریں وہ سرے سے خلافت کو اڑانا چاہتے ہیں خلافت کو سلسلہ کیلئے ضروری نہیں مانتے اور جب پوچھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو خلیفہ اول کیوں مانکر بیعت کی تھی تو اس کا جواب نہیں ملتا؟ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرنا چاہئیے۔ خدمات کو پیش کرنا سلسلہ پر احسان جتانا ہے اگر تم نے کوئی خدمت کی ہے تو اپنے لئے کی ہے سلسلہ پر احسان نہیں خدا کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں موقعہ دیا! لیکن یہ حربہ جو خلافت پر چلایا گیا ہے نہایت خطرناک

اور شرمناک ہے۔ بعض دوست کہتے ہیں کہ تیرے کلام میں مرارت ہے میں حق کی اس تلخی اور مرارت کو کہاں لیجاؤں میں تو ایک خطاکار اور سراپا گنہگار شخص ہوں مجھ میں وسعت اخلاق کا ادعا اور نہ عالی حوصلگی کا گھمنڈ۔ مجھ پر اعتراض تو کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی اعتراض کیا گیا کہ وہ تہذیب سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں اس سوال کا جواب آپنے بڑی وسعت سے دیا ہے۔ بہرحال خلافت کا جھگڑا ایسا نہیں ہے۔ ہمارے دوست خدا کے لئے غور کریں۔ اور نہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح نے جو وقتاً فوقتاً خلافت کے متعلق فرمایا اس کو ہی پڑھیں اور سوچیں تاکہ ان پر اصل حقیقت کھل جاوے۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مجھے جو تمہارا جی چاہے کہو اگر تمہارا دل اس سے ٹھنڈا ہو تو کرلو۔ میرے وجود میں اگر تمہیں سارے فتنے نظر آتے ہیں تو میرے دوستو! میں محض قوم کے شیرازہ کو قائم رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی اپنی ذات کے متعلق کرنیکو طیار ہوں مگر مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں دیکھوں کہ تم **خلافت** کے خلاف حملے کرو اور جگر گوشہ رسول پر تیر چلاؤ۔ اسے **پوپ** کہو اور نفس کا غلام کہو اور میں خاموش رہوں میں قوم کو حقیقت سے آگاہ کرونگا اور اس سے پہلے تمہاری ہتکیوں اور لائیوں سے مجھے روکا نہیں اور اب تمہارے ٹلیٹ فارم کو لینا دوستوں کے حلقے میں بیٹھ کر چلانا اور جو منہ میں آئے کہتے چلے جانا اور اپنے تعلقات کی بنا پر میرے خلاف ذلیل منصوبوں سے بھی پرہیز نہ کرنا مجھے روک نہیں سکتا۔ میں جب تک میری زندگی ہے جب تک میرے ہاتھ میں قلم اور منہ میں زبان ہے **اظہار حق سے رکنا نہیں چاہتا** وباللہ التوفیق۔

تم اس میدان میں مجھے بارہا آزما چکے ہو۔ میں تمہارا ادنیٰ ترین خادم ہو رہ سکتا ہوں اگر تم حق کے خلاف نہ بولو۔ لیکن اگر تم حق کی مخالفت کرکے **خوف۔ یا لالچ۔ یا بدگوئی** سے میری زبان پر یا قلم پر حکومت کرنی چاہو تو سن رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس فتنہ سے محفوظ رکھا ہے تمہاری زردیری اور سنہری تجاویز کا جواب دے چکا ہوں۔ میرا سر میرا قلم اور میری زبان خدا کی رضا کیلئے **ایک ہی وجود کے زیر فرمان ہے** اور **وہ خلافت راشدہ ہے خواہ وہ کوئی ہو** تم کہتے ہو! تقرب کیلئے منصوبہ کیا تھا اپنے گریبان میں منہ ڈال کر کہو تم بڑے ذی وجاہت تھے بڑے دولتمند تھے تمہاری جماعت ترقی کر رہی تھی اگر میں ایسا ہی آدمی تھا تو مجھے ایک گوشہ نشین کے تقرب پر تمہارا تقرب کو ترجیح دینی تھی۔ جو شخص عصبیہ کہتے رہے۔ کیا کبھی تمہارے تقرب کی خواہش کی؟ ہر جس شخص نے تمہارے تقرب کو تلاش نہیں کیا۔ جہاں بہت سے دنیوی مفاد سامنے تھے۔ پھر اس پر یہ الزام لگانا صحیح نہیں۔ دیکھو میرے قلم کو جنبش نہ دلاؤ۔ تم اسے دشمنوں کے مقابلہ میں آزما چکے ہو آج تم میری مخالفت کیوجہ سے انکار کرو تو الگ امر ہے مگر کیا تم الحکم کی خدمات سے غافل ہو اور اسکو خدا تعالیٰ نے جو قوت دی ہے وہ تم پر پوشیدہ نہیں میں اس کو نہایت مذموم سمجھتا ہوں کہ ان ہتھیاروں کو اپنوں پر استعمال کروں مگر تم مجبور کر رہے ہو۔ میں اپنی شخصیت کے متعلق کسی بھی امر کا جواب دینے کو آمادہ نہیں ہوں لیکن **خلافت کے متعلق مجھے تم روک نہیں سکتے**

اس کی ایک ہی صورت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس حق کی طرف آنے کی توفیق نہیں دی۔ تو جماعت کو تفرقہ سے بچاؤ۔ تم جو کام اشاعت اسلام کا کر رہے ہو یا کرنا چاہتے ہو کرتے جاؤ چشم ما روشن دل ما شاد۔ دوسروں کو ستانے بنانا اور بہتان اڑانا کیا یہ تقویٰ کا کام ہے؟ خدا سے ڈرو۔ پھر ڈرو۔ ڈرو۔ پھر ڈرو!!!

لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا

تندرستی کی گفتگو

اپنی اپنی صحت کو درست رکھنے کیلئے۔ امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں۔ اور اپنی سمجھ میں جیسی سوجھتی ہے ویسا ہی کرتے ہیں۔ دولتمند گھی دودھ میوہ وغیرہ کہاتے ہیں اور قیمتی دوا تلاش کرتے ہیں غریب کم خرچ جڑی بوٹی ٹٹکلے کے کہوج میں رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسی مقویات کا کہانا ہی نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس موسم میں [illegible] کے موافق ہوتی ہے۔ اسکی فکر اور دقت کو دور کرنیکے لیے نہایت ہی آسان ترکیب ہے۔ جس میں نہ تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور اس قدر لیاقت سے باہر خرچ ہے وہ ڈاکٹر ایس کے

برمن کی بنائی ہوئی مقوی پاکہ گولیاں ہیں

آپ بھی آزمایش کر کے دیکھئے یہ بہت کو ٹہاتی ہیں۔ جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے خرابی ہو اور جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو یہ سب شکایتیں دور کر کے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں۔ اگر آپ آزمایش کرنا چاہیں تو ایک [illegible] میں مرکا ٹکٹ اور دس لکھے پڑھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے نمونہ مفت بھیجدیا جاویگا۔ ۳۰ گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ۵ر ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند نمبر ۵۔ ۶ سٹریٹ کلکتہ۔

مُنکرانِ خلافت

پر

اتمام حُجّت

مولوی محمد علی صاحب اسپنے ٹریکٹ میں جو اُنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات سے پہلے کا چھپوا رکھا تھا مندرجہ ذیل فقرات لکھتے ہیں :-

"حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا جنھوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔"

اس اصل پر ہم موجودہ امر خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کے فتاوے شائع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا ہمارے بھائی اس مقدس وجود کے فتاوی پر کہاں تک چلتے ہیں جنکی نسبت وہ یہ بھی شائع کر چکے ہیں کہ وہ مسیح موعود کے پیچھے یوں چلتا ہے جیسے نبض حرکت تنفس کے ساتھ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح و تصدیق سے شائع ہوئی

منقول از بدر - ۴ و ۱۱ - جولائی ۱۹۱۲ء

بحث خلافت تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک کیا۔ پھر اس کے مرنیکے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔

خلیفہ اوّل کیوقت میں خلافت پر اعتراض مینے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کسی کا تھا اور دیدی کسی اور کو۔ میں نے کہا کہ کسی رافضی کو جاکر کہو کہ علی رضؓ کا حق تھا۔ ابو بکر رضؓ نے لے لیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمھیں کیا اخلاقی یا روحانی فائدہ پہنچتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا اور تمھاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اسپر حماقت کرو تو سخت حماقت ہے۔

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے مینے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ۔

خلیفہ پر مفسد ہونے کا الزام اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور سفاک الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انھیں آدم کے لیے سجدہ کرنا پڑا۔

خلیفہ کے سامنے سر جھکانے کا حکم پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے۔ اور وہ اعتراض کرنیوالا فرشتہ بھی ہو تو میں اُسے کہہ دونگا کہ

آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے

اور اگر وہ ابی اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بنکر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم کیطرف لے آئیگی اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائیگا۔

دوسرا خلیفہ پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ داؤد کو بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا۔ انکی مخالفت کرنیوالوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے۔ مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔

ابو بکر و عمر کی خلافت پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔ رافضی ابتک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کہ کروڑوں انسان ہیں جو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔

نور الدین رضؓ کی اپنی خلافت میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے مینے بہت دعا کی ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں۔ پس اس مسجد میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اسی شہر میں آکر اس مسجد ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں۔ کہ جس طرح پر آدم و داؤد اور ابو بکر و عمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ (جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے صوفیاء کے طریق پر بیعت کی تھی۔ وہ غور کریں)

انجمن نے خلیفہ نہیں بنایا اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اسکے بنانے کی قدر کرتا اور اسکے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

اب خلافت کس کا حق ہے؟ اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے۔ جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔ پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علیخان کو کہدیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے یا اُمّ المومنین کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا۔ وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں اور انھوں نے اپنا دعویٰ ان کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے بدر کے ایک فقرہ کو بہت رنج ہوا کہ کوئی مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مُرید نہیں یہ سخت غلطی ہے جو کیگئی ہے مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر۔ نواب محمد علیخان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ انکو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ بیوی صاحبہ کے مونھ سے بیسیوں مرتبہ مینے سُنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔ ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھ دیتا کہ یہ جھوٹ ہے۔ میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ :-

محمود سب سے بڑھ کر فرمانبردار

وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم سے ایک بھی نہیں (جو لوگ سمجھتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح کے خلاف عقیدہ رکھتے یا فتوے دیتے ہیں وہ ان الفاظ پر غور کریں)

خلیفہ کی بیعت ہر مرد و عورت پر واجب ہے

جس طرح پر علی - فاطمہ - عباس نے ابوبکر رضی کی بیعت کی تھی (یہ جو کہتے ہیں کہ ابوبکر کی بیعت محض حکومت کے لئے تھی وہ غور کریں کہ پھر عورتیں کیوں بیعت کرتی تھیں) اس سے بھی بڑھ کر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے۔ اور ایک ایک انمیں سے مجھ پر فدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا کہ میرے متعلق انھیں کوئی وہم آتا ہو۔

جس طریق پر خلیفہ اوّل کا انتخاب ہوا وہ الٰہی انتخاب تھا

سنو - میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا - میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا - تب بھی میرا یہی لباس تھا - میں امرا کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا مگر تب بھی یہی لباس تھا - مرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا - مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا - میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا - اور اپنے مصالح سے چاہا مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا - اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے - انکو بھی میرے سامنے جھکا دیا - اب تم اعتراض کرنیوالے کون ہو - اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو - مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو - اس اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے اب بھی تلافی کرنی چاہیئے - اور ایسے طور کہ ہمارے پیارے محمود اور اس کے بھائیوں سے پوچھ کر تلافی کرے - میں کسی کا خوشامدی نہیں - مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ تمہاری نذر و اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم کبھی میرے دل میں گذرے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے مخفی در مخفی خزانہ دیا ہے کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں - میری بیوی میرے بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں - اللہ تعالیٰ آپ ان کا کفیل ہے - تم کسی کی کیا کفالت کرو گے - واللّٰہ الغنی و انتم الفقراء -

جو سنتا ہے وہ سن لے اور خوب سن لے اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہنچا دیں کہ :-

یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے - اس سے توبہ کر لو - اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا - جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے - فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو - ابلیس نہ بنو (خلیفہ کے مخالف اس فتوی کو نوٹ کر لیں)

خلافت کے خلاف بحث رافضیوں کا کام ہے

یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو - یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا - کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے - کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے - اسی میں مبتلا رہتا ہے - ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو - مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی - جس نے مجھے خلیفہ بنایا - یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں۔

غرض کفر و ایمان کے اصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں۔

حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں - اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے - تو بخاری حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے - جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔

اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے - عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں - ایک شخص اسلام کو مانتا ہے - اسی حصہ میں اس کو اپنا قریبی سمجھ لو - جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو - اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کر کے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں - اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے بعد سلسلہ خلافت ضروری ہے

آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنے سرور کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا - اور یہ بھی

بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوئے اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا - اب اور سنو - انا جعلنٰکم خلائف فی الارض - تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالےٰ نے خلیفہ کیا یہ خلافت اور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے تو کسی امر کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے۔

میرے بعد خلیفہ ضرور ہو گا

اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھاتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے - نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے - میں جب مر جاؤنگا (اللّٰھم متعنا بطول حیاتہ)

تو پھر وہی کھڑا ہو گا جسکو خدا چاہے گا - اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں - تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے - اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے - اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے۔

خلیفہ سے لڑنا خدا سے لڑنا ہے

دیکھو! میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں - میرا مولےٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔

میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو۔

خلیفہ اوّل کے بعد آنیوالے خلیفہ کے اختیارات

تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کریگا۔

سنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں - اوّل ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے - وہ احمدی نہیں - جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی - ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں - جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔

پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا - ان پر رائے زنی کرو۔ جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اٹھایا تم انپر جرأت نہ کرو - ورنہ تمہاری تحریریں اور کا عذر ردی کر دیں گے۔

موجودہ خلیفہ کی بیعت نہ کرنے والے ممبران صدر انجمن نے خلیفہ اوّل کی بیعت حسب وصیت مسیح موعود فرمائی

دیکھو اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ اوّل کا پیرا بعنوان اطلاع از جانب صدر انجمن ۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔

(خواجہ کمال الدین پلیڈر سکرٹری انجمن احمدیہ)

خلیفہ کے ہاتھ پر تمام نئے پرانے ممبر بیعت کریں

اس کے لئے ان کا اپنا اقرار اور اعلان جو ۹ جون ۱۹۰۸ء کے بدر صفحہ ۱۰ پر درج ہے۔ اس کے فقرے نقل کئے جاتے ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد المصطفٰے وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء اما بعد۔

مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیۃ ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اوّل المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقٰی ہیں۔ اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا (اس کے نیچے معتمدین صدر انجمن وغیرہ ہم کے دستخط ہیں)

مسیح موعود کے سلسلہ کے خلیفہ کی بیعت واجب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں مندرجہ ذیل سوال پیش ہوا۔ اس کا جواب آپ نے دیا۔

سوال ۔ جناب مرزا صاحب مرحوم یا اس وقت جناب کے ہاتھ پر بیعت کرنی کیوں ضروری ہے۔ اور اس سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ ہر ایک مجدد اور امام کی بیعت ضروری ہوا کرتی ہے۔ یا کہ مرزا صاحب کو اس امر میں خصوصیت ہے۔ اس کے لئے قرآنی دلیل کہاں ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ یہ ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جو ایک شریف آدمی کسی بزرگ سے کرتا ہے۔ کہ اوامر کی پابندی اور منکرات سے اجتناب کرونگا۔ تو کیا خدا اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کرنا کافی نہیں؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد مرزا صاحب کی خصوصیت نہیں۔ ہر مامور کے احکام کی پابندی ضروری ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جب یہ یقین ہو جاوے۔ کہ فلاں راستباز ہے۔ اور صادق ہے پھر وہ صادق کہتا ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ تم لوگ یہ کام کرو۔ مثلاً یہی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۔ یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک کی بیعت کو جناب الٰہی نے اپنی بیعت فرمائی ہے۔ پھر آپ غور فرماویں۔ کہ یہودی علماء عباد۔ زہاد اور نصرانی راہب بعینہٖ آپکا ایسا سوال کہ یہود و نصاریٰ و مجوس کو اپنے اپنے مقام پر اللہ تعالےٰ سے اور اپنے رسولوں کی اتباع کے بعد اتباع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا ضرورت تھی۔ اسپر آپ غور فرماویں۔

پھر آریہ کہہ سکتے تھے۔ کہ ہمارا علم تو تم لوگوں کے مواعظ سے پہلے کے ہیں۔ ہمیں تمہارے مقتداؤں کی کیا ضرورت ہے۔ کیا پہلے مرسل کا دعدہ کافی نہیں۔

عزیز من ۔ بیعت صرف معاہدہ ہی نہیں ہوتا۔ جیسا آپ کا خیال ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ایک شخص کو وجاہت سیادت بڑائی چاہتا ہے۔ جیسے دنیوی بادشاہت یا کسی انجمن کے صدر کی عزت ہوا کرتی ہے۔ پھر جو شخص اس اعزاز کی خلاف ورزی کریگا۔ وہ اللہ کا مقابلہ کرے۔ ماموروں کے خلفاء سب ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق راستباز ہے تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے۔ سورۃ نور میں صاف آیت خلافت کے بعد اللہ تعالیٰ منکران خلافت کو فاسق فرماتا ہے۔

بدر ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء

+ ✻ +

خلافت کے حقدار کون ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے دو حصوں پر منقسم فرمایا۔ اوّل درجے اقارب ۔ اور ان میں صاحبزادہ صاحب کو سب سے اقرب و احق فرمایا۔ دوسرے خدمتگذاران دین ان میں سید محمد احسن صاحب کو احق و اقرب فرمایا کہ

حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اوّل میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے۔ میرا بیٹا بھی اس کے میرے ساتھ خاص تعلقات ہیں۔

اسی طرح خدمت گزاران دین میں سے سید محمد احسن صاحب نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔

بیعت عورتوں اور بچوں پر واجب

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے۔ اس کا اٹھانا ماموروں کا کام ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں۔ جو ایسے دکھوں کیلئے جو پیٹھ توڑ دیں۔ عصا بنجاتے ہیں۔

موجودہ حالت میں سوچ لو۔ وقت ہے۔ جو ہم پر آیا ہے اس وقت مردوں عورتوں بچوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اور اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کر لو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تو ضعیف ہوں۔ بیمار رہتا ہوں۔ پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں۔ ثابت ہوا کہ وحدت کیلئے سب احمدیوں کو ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت

دفن کرنے سے پہلے خلیفہ کا تقرر ضروری ہے

اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ دفن ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے نبی کریم صلعم کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔

خلیفہ کے اختیارات

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں۔ تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہو گی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو۔ تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں ✻

خلیفہ ایسا ہی مطاع ہے جیسا مسیح موعودؑ ۔ میرا اپنا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ (دامت الحفیظ) کو امام بنا لیتے تو سب سے پہلے میں بیعت کر لیتا۔ اور اسکی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی فرمانبرداری کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتا۔ کہ اس کے ہاتھ پر بھی پورے ہو جاویں گے۔ (تقریر خلیفۃ المسیح) الحکم جلد ۱۵ نمبر ۱ ۔ بابت ۷ ۔ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ گیارہ کالم اوّل ۔ (جو لوگ موجودہ خلیفہ کی عمر اور تجربہ کے متعلق بحث کرتے ہیں ۔ وہ غور کریں) (نمبر دری ہے)

خلیفۂ ثانی کے بارے میں

الہام کشوف و رؤیاء

(جھوٹی خواب بنانیوالا لعنتی ہے)

ماسٹر عبدالرحیم صاحب اکونوی کا رؤیاء

خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی سابقہ بیماری کے ایام میں لیکن جبکہ حضور خلیفۃ المسیح کی حالت یاس افزا تھی۔ اور ہمارے چہروں پر افسردگی چھا رہی تھی۔ اور آئندہ کے خیالی ہولناک واقعات کا تصور خوفزدہ کر رہا تھا۔ تو میں نے تہجد کی نماز میں دعا کی۔ "الٰہی بنے گا کیا؟ محمود کے ہاتھ پر تو بیعت کرنے کو جی نہیں چاہتا۔" اس کے بعد میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ "حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں صاحب کی گردن پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور مجھے دیکھ کر فرمایا۔ دیکھو یہ پہلے بھی اول تھے، اب بھی اول ہیں" +

پس میں نے اُسی دن سے اپنے ناقص خیال سے رجوع کر لیا۔ اور یقین کرنے لگا۔ کہ محمود کی آمین میں جو مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہیں۔ ایک دن ان کی قبولیت کا اظہار حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد کے امیرالمومنین اور امام سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی صورت میں ہوگا۔

میں نے اس رویاء کو اس جلسہ میں بھی سنایا تھا جو حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کے لئے رخصت کرنے کی تقریب پر ہؤا۔ اور جس پر بغیر ان مکان حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف فرما تھے +

شیخ عبدالقدوس صاحب نومسلم کا خواب

۵ اور ۶ مارچ ۱۹۱۴ء کی درمیانی شب کو بعد نماز تہجد یہ خاکسار سو گیا۔ اور خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ قادیان شریف میں بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ اور اس عاجز کو اور چوہدری اللہ داد خان نمبردار احمدی محلہ خوالہ کو اور نیز اور چند احباب کو ایک مکان چوبارہ پر اتارا گیا ہے۔ چوہدری اللہ داد خان اور دیگر احباب جانب کن بیٹھ گئے۔ اور عاجز اکیلا ہی جانب شمال بیٹھ گیا۔ اور درمیان میں مقتلی بچھا ہؤا تھا۔ اور اسی مقتلی کی جانب مشرق ایک پلنگ بچھا ہؤا ہے۔ اور مقتلی پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں اور آپ نے اس مقتلی پر جانب مشرق رخ انور کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کرنی شروع کی آپ سجدہ میں جانے لگے۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آپکی پشت مبارک پر ایک لڑکا جس کی عمر ۷ یا ۸ سال کی ہوگی۔ بیٹھا ہؤا ہے۔ اور وہ لڑکا اس قدر حسین ہے۔ ایسا شکیل لڑکا میری نظر میں کبھی نہیں دکھائی دیا۔ اور لباس اس لڑکے کا سفید ہے۔ اور سر پر ٹوپی ہے۔ اور حضرت اقدس کا لباس میلا ہے۔ کھدر کا کرتا ہے۔ اور کھدر کا تہ بند ہے۔ اور گلے میں لوئیانہ کا کوٹ ہے۔ اور ریش مبارک سیاہ ہے۔ میں نے لباس دیکھ کر دل میں کہا۔ کہ اللہ اللہ اس قدر اعلیٰ مراتب اور یہ سادگی جب حضرت اقدس التحیات میں بیٹھے۔ تو آپ نے اس عاجز کو اشارہ سے فرمایا۔ کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں بیٹھا بیٹھا ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ میرے دل میں حضرت صاحب کے اشارہ سے خیال آیا۔ کہ شاید التحیات پڑھتے ہوئے بات کرنا گناہ نہیں ہے۔ پھر حضرت اقدس نے کلمہ کی طرف انگشت شہادت کر کے تین دفعہ اشہد ان اشہد ان بڑے زور سے اور جلالت سے اور خاص کر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے مکان کی طرف اشارہ کر کے پڑھا۔ اور عاجز کو حضرت صاحب کی اس جلالیت اور جوش سے یہ تفہیم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس مولوی محمد علی صاحب کو گرانا چاہتے ہیں۔ اور پھر حضرت اقدس اس چوبارہ سے مکان کے نیچے کی طرف تشریف فرما ہونے لگے۔ اسوقت آپکے دست مبارک میں ایک رومال اور باریک سی بید کی کھونڈی تھی۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ ان لوگوں نے میری اس وقت قدر نہیں کی پھر کسی وقت قدر کریں گے۔ اور یہ آپکا فرمانا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف ہے۔ چوہدری اللہ داد خان و دیگر احباب نے مجھ سے پوچھا۔ کہ حضرت اقدس نے کیا فرمایا ہے۔ تو میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضرت لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے کیا فرمایا ہے۔ تو آپ نے چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا کہ بلبل در چمن آمد گل قدر نکرد۔ پھر آپ مکان سے نیچے تشریف لے آئے۔ اور نیچے ایک بہت بڑا میدان ہے۔ اور وہاں بہت لوگ جمع ہیں اور السلام علیکم السلام علیکم کہتے ہوئے تشریف لائے۔ اور درمیان میں بیٹھ گئے لیکن مولوی محمد علی صاحب کی طرف آپ نے پشت مبارک کی ہوئی تھی۔ اور دو آدمی جہاں ہم لوگ مکان کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ آئے اور انہوں نے کہا۔ کہ حضرت اقدس کا حکم ہے۔ کہ آپس میں کسی بات میں نفاق نہ ڈالو۔ بعدازاں مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور کچھ تقریر کرنی چاہی۔ لیکن تمام لوگ جو وہاں موجود تھے۔ سب کے سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ایک زبان ہو کر سب نے یہی کہا۔ کہ حضرت اقدس کی موجودگی میں آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ آپ کوئی تقریر کریں۔ مولوی محمد علی صاحب بیٹھ گئے۔ لیکن حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں کو میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ کہ شور نہ کرنا سب بیٹھ جاؤ۔ مولوی صاحب کو تقریر کرلینے دو۔ ہم خود بعد میں اس کی تردید کردیں گے۔ لوگ بیٹھ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صبح بعد نماز فجر کے اس عاجز نے یہ اپنا خواب کا واقعہ چوہدری اللہ داد خان نمبردار و مستری شہاب الدین کو سنا دیا۔ اور بعدازاں یہ خاکسار امرتسر اپنے ایک کام کیلئے چلا گیا۔ اور وہاں جاکر قریبا چار بجے معلوم ہؤا۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے یہ اپنا خواب میاں الٰہی بخش صاحب کلاہ فروش اور ایک اور صاحب کو جو وہاں موجود تھے سنایا۔

اس کے ساتھ دو شخصوں کی مؤکد بقسم شہادت ہے۔ کہ خواب پہلے سنایا +

منشی عمرالدین صاحب شملوی کا خواب

حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات سے پہلی رات میں نے دیکھا۔ کہ میں دارالامان میں ہوں اور نماز ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اور میرا رُخ سکول سے قادیان کی طرف کو ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا نماز کے لئے دو جگہ تیاری ہے۔ ایک تو مولانا محمد علی صاحب کے مکان کیطرف اور ایک اس کے مقابل قادیان میں۔ اب میں کہہ رہا ہوں۔ کہ نماز کہاں پڑھیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا۔ کہ قادیان میں صاحبزادہ صاحب کے پیچھے۔ بس میں نے اپنا قدم تیز کیا اور جہاں آپ تھے فوراً آ گیا کیونکہ میرے دل میں بھی یہی تحریک ہوئی۔ اور قدم خود بخود آپکی طرف اٹھے اور وہاں بھی میں نے بہت سے لوگ دیکھے۔ اور آپکے ساتھ ہی جس شخص کو دیکھا۔ وہ حافظ روشن علی صاحب تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا دوسری طرف نماز پڑھنے والے ہیں ہی نہیں۔ تب میں نے آپکے پیچھے نماز جنازہ ادا کی۔ صبح میں نے یہ خواب اپنے دوست بابو عبدالسلام سے ذکر کی۔ اور کہا کہ رات اسطرح خواب دیکھا۔ خدا تعالیٰ فضل کرے۔ چونکہ خدا کو بالا خواب میں میری کوئی بناوٹ نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی میری آشنا نہیں تھی۔ کہ آپ ہی ضرور خلیفہ ہوں۔ اسلئے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہی کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں صدق دل سے آپکو امام تسلیم کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ مجھے غلاموں میں داخل فرمالیں +

(یہ خواب شملوی صاحب پر حجت ہؤا ۔ ۱۲)

نوٹ

ضمیمہ اصل جلد میں صفحہ نمبر 5 سے شروع ہو رہا ہے۔

صفحہ 1 تا 4 نہیں ہے۔